REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61 /57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۸   POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.R.-3   شمارہ ۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۔۔ روپے
ششماہی ۲۰ روپے
ممالک غیر ۔۔ ۵۰ روپے
بذریعہ ہوائی ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ
پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۹ ہجری | ۱۹ صلح ۱۳۶۸ ہش | ۱۹ جنوری ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان (مرکزی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سرگرمی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں دردِ دل سے جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ اور دیگر کارکنان و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

● اسیرانِ راہِ مولیٰ کی استقامت اور جلد رہائی کے لئے نیز صد سالہ جشن تشکر کی کامیابی کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اپنے خدا اور اس کے رسول کے فیصلوں کو یکسر نظر انداز کر کے

پارلیمان کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے

از مکرم رشید احمد چوہدری صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ عالمگیر

جناب میاں طفیل محمد صاحب!

آپ کا خط حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں موصول ہوا۔ آپ کے خط کے اہم نکات کا جواب اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے۔

۱۔ آپ نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کو قرآن پاک کی اصطلاحیں استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ "ہماری پارلیمان، ہماری عدالتیں اور ہمارے سب علماء و مفکرین سب کے سب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو خارج از اسلام اور غیر مسلم قرار دے چکے ہیں"

آپ کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ محض ایک دنیا دار آدمی ہیں اور مذہب کو بھی صرف سیاست کے ترازو میں تولنا جانتے ہیں تبھی تو آپ نے خدا اور اس کے رسول کے فیصلوں کو یکسر نظر انداز کر کے پارلیمان کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے۔ یہ پارلیمان وہ ہے جس کی اکثریت خود آپ کے نزدیک دینی علم و عمل سے عاری تھی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث اور تمام سابقہ ائمہ اسلام سے ہٹ کر یہ عجیب مسلک اختیار کیا ہے کہ کسی شخص یا جماعت کے مسلمان ہونے کا فیصلہ خدا اور اس کا رسولؐ نہیں کریں گے۔ بلکہ ملکی پارلیمان، عدالتیں اور ملاں مجاز ہیں کہ جس کو چاہیں مسلمان قرار دیں اور جس کو چاہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیں۔

جماعت احمدیہ کا مؤقف ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ ہر وہ شخص جو کلمہ شہادت پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کے مسلمان کہلانے کا حق دنیا میں کوئی اس سے نہیں چھین سکتا۔ یہ حق اس کو خدا اور رسول نے دیا ہے۔ اور دنیا کی کسی پارلیمنٹ کی طاقت نہیں کہ اس سے اس حق کو چھین سکے جو خدا اور رسول نے اس کو عطا کیا ہے۔

آپ کے خط سے یہ بھی کوتاہ نظری معلوم ہوئی کہ اسلام تو عالمگیر ہے اور آپ پاکستان کی پارلیمنٹ کے فیصلہ کو ایک عالمگیر مذہب کے اوپر چسپاں کرنے کا زعم رکھتے ہیں۔ پاکستان کا قانون تو پاکستان کی جغرافیائی حد سے باہر نہیں جاتا جبکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ اس لئے پاکستان ہو یا کوئی اور ملک کسی کے سیاسی فیصلے کا مذہب اسلام پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

۲۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ہمارے نزدیک مباہلہ تو کجا، کسی بحث و تکرار کے لئے آمادگی بھی ارتکاب کفر کے مترادف ہے۔"

آپ کی یہ بات بھی قرآن کریم اور سنت رسولؐ کے بالکل برعکس ہے۔ اور آپ کا موقف یہ بنتا ہے کہ چونکہ آپ کو احمدیت کے جھوٹا ہونے اور اپنے سچا ہونے پر کامل اعتماد ہے، اس لئے کسی مباہلہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ آپ نے یہ اتنا خطرناک مؤقف اختیار کیا ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی ایسی ہتک کی ہے کہ آپ پر کثرت سے استغفار لازم ہے۔ جب حضور اکرمؐ نے نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی تو کیا نعوذ باللہ آپ کو ان کے جھوٹا ہونے اور اپنے سچا ہونے میں کسی قسم کا شک تھا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان ہے؟ آپ کی ذہنی الجھنوں اور تضاد پر افسوس ہوتا ہے کہ عالم دین کہلا کر کس قدر دین کی مبادیات سے غافل ہیں۔

آپ کے خط کے دوسرے حصے میں جن الزامات کا ذکر کیا گیا ہے یہ تو سب وہی الزامات ہیں جو ہمیشہ جماعت پر لگائے جاتے ہیں اور آپ کی اسی قسم کی دل آزاریوں اور افتراء پردازیوں کی وجہ سے ہی تو آپ کو دعوتِ مباہلہ دی گئی ہے۔ آپ پھر انہی باتوں کو دہرا رہے ہیں حضرت امام جماعت احمدیہ کو ان الزامات کے جھوٹا ہونے پر اتنا یقین ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا ہے۔ اگر آپ کو ان الزامات کی صداقت پر اتنا ہی یقین ہے تو پھر (باقی صفحہ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ دسمبر/ ۱۹ فتح ۱۳۶۸ ہش

بنگلور کے مفتاحی صاحب

ہفت روزہ "عروج ہند" بنگلور میں چیلنج مباہلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے "مولانا شعیب اللہ خان مفتاحی" کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب ۲۰ اکتوبر کے "بدر" میں دیا گیا تھا اس کے بعد "عروج ہند" کے شمارہ ۱۸ و ۲۵ دسمبر میں دو اقساط میں موصوف کا جواب الجواب شائع ہوا ہے۔ جس کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

تنابز بالالقاب :۔ جناب مفتاحی صاحب رقمطراز ہیں :۔

"اخبار بدر کا پہلا ریمارک یہ ہے کہ میں نے لفظ قادیانیت استعمال کیا ہے حالانکہ اس جماعت کا نام "احمدیت" ہے" اور اس کو تنابز بالالقاب سے تعبیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے قادیانیت کا لفظ استعمال کر کے پہلے ہی لفظ میں صریح قرآن کریم کی نافرمانی کی ہے ...... قادیانیت اور قادیانی الفاظ میں برائی کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ خود مرزا صاحب نے اس بستی کے بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں ..... مسلمانوں کو تو دیکھو کوئی عربی یا مکی کہہ دے تو اس پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کیا کوئی مسلمان مکی کا لفظ سن کر اس کو تنابز بالالقاب کہہ سکتا ہے"۔

(عروج ہند ۱۸ دسمبر)

الجواب :۔ اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب مفتاحی صاحب ایک خطرناک غلط فہمی کے شکار ہیں۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین اور فرقہ کا امتیازی نام "احمدی" اور "احمدیت" رکھا ہے۔ تو مفتاحی صاحب کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی تعبیر "قادیانی" یا قادیانیت کے الفاظ میں کریں۔ مقولہ حکمت ہے کہ تعبیر القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ باطل (کسی قول کی ایسی تعبیر کرنا جو اس کے قائل کی مرضی کے خلاف ہو باطل ہوتی ہے) پس مفتاحی صاحب نے اپنی اس حرکت پر معذرت کی بجائے اصرار کر کے اپنی باطل پرستی کا ہی ثبوت دیا ہے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

کسی مسلمان کو مکی یا عربی کا لقب دینا وہاں کی رہائش وغیرہ کی نسبت سے تو ہو سکتا ہے۔ لیکن ان الفاظ سے عقیدہ اور مسلک یعنی "اسلام" اور "مسلمانیت" مراد لینا درست نہ ہوگا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسم مبارک کے ساتھ "قادیانی" قادیان میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے لگایا جاتا ہے اس سے مسلک یا عقیدہ مراد نہیں ہوتا آپ غور فرمائیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کوفہ کے رہنے والے تھے کیا اس نسبت سے "کوفیت" کہہ کر اس سے مراد ان کا عقیدہ اور مسلک "اہل سنت والجماعت" مراد لینا تنابز بالالقاب نہ ہوگا؟ لہذا آپ کا "احمدیت" کو قادیانیت" کے لفظ سے تعبیر کرنا تنابز بالالقاب کے گناہ کا ارتکاب ہے ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے (درثمین)

پس مفتاحی صاحب کا تنابز بالالقاب کے ارتکاب پر اصرار کرنا اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ ان کے دل میں قرآن کریم کی حقیقی عظمت موجود نہیں ہے؟

ایسے پڑے ہیں ہمارے یہ فقیہان حرم
خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں (اقبالؒ)

مباہلہ الموعود :۔ جناب مفتاحی صاحب نے اپنی طولانی عبارتوں میں یہ نکتہ چینی بھی کی ہے کہ جنرل ضیاء الحق نے باقاعدہ طور پر مباہلہ قبول نہیں کیا تھا لہذا ان کی ہلاکت مباہلہ کے نتیجہ میں نہیں ہوئی۔

الجواب :۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مباہلے کے اول مخاطب تو ضیاء الحق ہی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ائمۃ المکذبین کا امام قرار دیا تھا۔ اور عملی طور پر انہوں نے مباہلہ کا چیلنج قبول بھی کر لیا تھا کیونکہ انہوں نے جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ نے قبل از وقت بتا بھی دیا تھا کہ ان کا ظلم و ستم کا جاری رہنا نشان ہے اس بات کا کہ مباہلہ قبول کرنے کا پھر میعاد مقررہ کے اندر ضیاء الحق لاؤ لشکر سمیت عبرتناک طور پر ہلاک بھی ہو گیا۔ صرف اتنی بات کے لئے کہ ضیاء الحق کے زبان و قلم سے مباہلہ قبول کرنے کا ثبوت نہیں ملا۔ ان کی ہلاکت کو مباہلہ کا نتیجہ قرار دینے سے انکار کرنا جناب مفتاحی صاحب کی بہت بڑی جسارت ہے۔ کیونکہ اس طرح تو مباہلہ ایک کھیل بن جاتا ہے۔ جسے ایک بدترین مکذب بھی ایک ذرا سی حرکت سے بے اثر بنا سکتا ہے۔ یہ امر بھی ثبوت ہے اس بات کا کہ جناب مفتاحی صاحب قرآن کریم کی حکمت و عظمت سے بالکل ناآشنا ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آیت ابتہال قرآن کریم میں نازل ہوئی ہے لہذا یہ آیت کریمہ اس سلسلہ کی تمام کارروائیوں پر مقدم ہے۔ بلاشبہ جب آیت ابتہال کی شرائط کے مطابق کسی الٰہی جماعت کی طرف سے مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا جاتا ہے تو لفظ مباہلہ کے مفہوم اور حدیث نبوی کی مقرر کردہ ایک سال مدت اس صورت میں سامنے آ سکتی ہے جب مکذبین بھی برملا طور پر فریق ثانی کی حیثیت سے اس مباہلہ کو قبول کر لیں اس کے بعد ایک سال کے اندر کھلے طور پر حق و باطل میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب لینا (جیسا کہ مفتاحی صاحب نے یہ سمجھا مطلب لیا ہے) کہ فریق ثانی کی حیثیت سے طرح طرح کے بہانے بنا کر یا بغیر بہانہ بنائے مکذبین کا راہ فرار اختیار کرنا مباہلہ کو بے اثر کر دیتا ہے۔ سراسر غلط اور منطوق آیت کریمہ کے سراسر خلاف ہے کیونکہ ایسی صورت میں قرآن کریم کی عظمت و حکمت کا تقاضا ہے کہ آیت مباہلہ میں بیان لعنت اسی رنگ میں اپنا اثر دکھائے جس رنگ میں مکذبین نے راہ فرار اختیار کی ہو۔ اور دوسری طرف الٰہی جماعت کے لئے نمایاں برکتوں کے سامان پیدا ہوں۔ تاریخی حقائق بھی اسی کی پرزور تائید کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

عبد الحق فضل

اسیرانِ راہِ مولیٰ

محبت ہے اُن سے دیوانوں سے ہے — جو سینوں پہ کلمہ شہادت سجائیں
کریں نعرۂ تکبیر کو وہ بلند — پہن ہاتھ کڑیاں بھی وہ مسکرائیں
اسیری کا ڈر ہے نہ ہے موت کا — یہ پروانے ایسی شمع اک جلائیں
یہی مردِ مومن یہی مردِ حق — مخالف انہی کو ہی کافر بتائیں
انہی پہ ہے رحمت خدا کی بارش — یہ دنیا کو راہِ ہدایت دکھائیں
پکاریں "احدٌ" یہ تکالیف سہہ کر — یہ مومن بلالی نمونہ دکھائیں
یہ ظلم و ستم نہ رہیں گے سدا — چلو ہم دعا سے عرش کو ہلائیں

اے جیلوں کے بند احمدی جاں نثارو
تمہارے لئے ہیں ہماری دعائیں

احمد سعید انور انگلینڈ

خطبہ جمعہ

میرا ایمان ہے کہ جب تک ہمارے اندر سے ایک ایک ہو کر ہر ایک مصلح پیدا نہ ہو اس وقت تک حقیقی معنوں

میں ہماری اصلاح نہیں ہو سکتی نہ ہم تمام معاشرے کی اصلاح کے اہل ہو سکتے ہیں۔ آج ہر احمدی کو مصلح بننا ہوگا۔

اور دنیا کی تعمیر نہیں ہو سکتی جب تک انسان کے ضمیر سے ایک ایسا مصلح پیدا نہ ہو جو اس کو ہر وقت پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کر رہا ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ نبوت / نومبر ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید صاحب غازی مسجد فضل لندن کا مرتب کردہ یہ پیش لفظ اور خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:

تربیت کا مضمون ایک دائمی مضمون ہے اور اس کا تعلق کسی خاص زمانے یا موسم سے نہیں۔ لیکن بعض زمانے ضرور ایسے آتے ہیں کہ تربیت کے مضمون میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وقت تقاضا کرتا ہے کہ تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے۔

آج کل جماعت جس دور سے گذر رہی ہے یہ ایک ایسا ہی دور ہے اور مختلف پہلوؤں سے وقت یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف غیر معمولی توجہ دیں۔

میں نے گذشتہ خطبے میں یہ بیان کیا تھا کہ احمدیت کی پہلی صدی کا اختتام بھی اسی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اپنی کمزوریوں کو دور کر لیں۔ اپنے گناہوں کے بار اتار پھینکیں اور ہلکے پھلکے قدموں کے ساتھ نیکی کی قوتیں حاصل کر کے تقویٰ کا زاد راہ لے کر اگلی صدی میں داخل ہوں۔

دوسرے، میں نے ساری جماعت کی طرف سے جو مباہلے کا چیلنج مکفرین اور مکذبین کے اماموں کو دیا ہے وہ بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف غیر معمولی توجہ دیں کیونکہ مباہلے کی کامیابی اور ناکامی کے سلسلے میں جو میں نے خدا تعالیٰ سے جو نشان مانگا ہے۔ اس میں ایک یہ بھی ہے کہ اگر ہمارا دشمن جھوٹا ہے اور جھوٹ پر اصرار کرتا ہے تو پھر اُن کے گند ظاہر کر اور دنیا دیکھ لے کہ

وہ اسلام کی طرف منسوب ہونے کا کوئی حق نہیں رکھتے

اور اگر ہم تیری نگاہ میں سچے ہیں تو ہماری بدیاں دور فرما اور ہماری نیکیوں کو اجاگر کر۔ ہمیں پاک و صاف بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر تاکہ یہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ جن کو بد کہتے تھے وہ خوبصورت اور حسین نکلے

پس اس پہلو سے، مباہلے کی کامیابی کا جو عملی نشان ہے اس میں ہر احمدی کو اپنی کوششیں صرف کرنی ہوں گی۔ یعنی خدا تعالیٰ سے اس نشان کو طلب کرنے کے لئے جانکاہی کے ساتھ بڑی محنت، بڑی توجہ اور بڑے خلوص کے ساتھ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور نیکیوں کو ابھارنے اور بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے حتی الامکان سعی کرنی ہوگی۔ اس پہلو سے، میں نے تربیتی امور کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اس میں میں بار بار ربوہ کا نام لیتا رہا ہوں، ایک مثال کے طور پر لیکن جیسا کہ میں نے واضح کیا تھا۔ دراصل ربوہ کی اس مثال کا تعلق دنیا کی ساری جماعتوں سے ہے۔ مرکزی حیثیت کے لحاظ سے ربوہ چونکہ ایک نمونہ ہونا چاہئے اس لئے میں ربوہ کے حوالے سے جو باتیں بھی کرتا ہوں یا کر رہا ہوں بالعموم اُن کا تعلق تمام احمدی معاشرے سے ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ جہاں جہاں احمدی بستیاں آباد ہیں، گھر موجود ہیں، اُن سب پر اُنہی باتوں کا اطلاق ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ، بعض ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو بعض شہروں کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں اُن کو چھوڑ کر جہاں تک عمومی تربیت کا تعلق ہے۔ ..

میرا خطاب عام ہے

اور میں کسی ایک شہر یا بستی سے مخاطب نہیں۔ جہاں تک میرے گذشتہ خطبے میں اس نصیحت کا تعلق ہے کہ تربیت، نرمی اور شفقت، محبت اور پیار اور سمجھانے کے ذریعے کی جاتی ہے سختی سے نہیں کی جاتی یہ بات بالکل درست ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں لیکن اس سے

ہم نے تو لوگوں کی تقدیر بدلنی ہے (ارشاد حضور انور ایدہ اللہ)

بشکریہ: گلوب ایکسپورٹ ۲۲ ... کلکتہ ۲ ... e ... فون / گرام

27.0441
GLOBEXPORT

یہ غلط فہمی نہ ہو کہ پیشہ ور مجرموں سے نرمی کرنی چاہیئے۔ اور ان کے جرائم کو نظر انداز کر دینا چاہیئے اور انہیں معاشرے کے ساتھ ظلم کرنے سے باز رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بعض بدیوں کے اڈے بن جاتے ہیں۔ یعنی لفظ "پیشہ ور" اس طرح قرآن پر اطلاق تو نہیں پاتا لیکن "پیشہ وری کا" لفظ ایک محاورہ بن چکا ہے۔ یعنی "عادی مجرموں" کے لئے بھی آپ "پیشہ ور مجرم" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پس ان معنوں میں بعض جگہ بدیوں کے ایسے اڈے بن جاتے ہیں جن کو ہم "پیشہ ور" اڈے کہہ سکتے ہیں اور وہاں سے برائیاں پھیلانے کے کاروبار ہوتے ہیں۔

بظاہر ایک دکان ہے، ایک جنرل سٹور ہے، وہاں کاروبار تو ہوتا چاہیئے ان سودوں کا یعنی سودوں کو حاصل کرنے کے لئے لوگ وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات، وہاں بدیوں کے کاروبار بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ اور آپ وہاں ہمیشہ قابلِ اعتراض حرکت کرنے والوں کو قابلِ اعتراض حالت میں لمبے عرصے تک وہاں پائیں گے۔ اور کئی قسم کی خرابیاں وہاں سے جنم لیتی ہیں۔ تو

جہاں تک نظام کا تعلق ہے

نظامِ جماعت کو وہاں ضرور دخل دینا چاہیئے اور وہاں دخل دینے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ سب سے پہلے جب انسان کسی بیماری میں دخل دیتا ہے تو اُسے جراحی کا خیال نہیں آیا کرتا اُسے عام طریق پر شفا دینے کا خیال آیا کرتا ہے۔ جراحی بعد کی بات ہے۔ اس لئے جب میں دخل دینے کی بات کرتا ہوں تو اس تعلق میں بھی میرے ذہن میں ہرگز یہ نہیں کہ فوراً ان کو وہاں سے اکھاڑ پھینکو۔ بلکہ وہ تمام مناسب اقدامات کرو جن کا ان اڈوں کی اصلاح سے تعلق ہے۔

احمدی دکاندار بھی بہر حال ہو سکتے ہیں اور وہ بھی اس قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یورپ میں بعض احمدی دکانداروں کے متعلق جب معلوم ہوا کہ اُن کے ہاں جو تھی ان کے کاروبار میں اور وہاں شراب بھی بکتی ہے۔ چنانچہ جب میں نے اس کا سختی سے نوٹس لیا یعنی FIRMNESS سے پختہ قدم کے ساتھ اس بات پر اصرار کیا کہ آپ کو یہ کاروبار چھوڑنا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بھاری تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس کاروبار کو ترک کر دیا۔ بعضوں کو خدا تعالیٰ نے فوراً بہتر کاروبار بھی عطا کئے۔ بعضوں کو ابتلا میں بھی ڈالا۔ وہ لمبے عرصے تک دوسرے کاروبار سے محروم رہے۔ لیکن وہ پختگی کے ساتھ اپنے اس فیصلے پر قائم رہے۔

تو اس طرح ہر صورت حال کے مطابق مختلف کارروائی کرنی ہوتی ہے مگر نظامِ جماعت کو سب دنیا میں مستعد ہو کر جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ان کو برائیوں کے اڈوں سے متعلق ہر رستے دیں۔ اور ربوہ جیسے شہر میں جہاں انتظامیہ کا نہیں عام شہروں کے مقابل پر زیادہ ہے کیونکہ وہاں بھاری اکثریت احمدیوں کی ہے اور احمدیوں کی رائے عامہ کو جس قوت سے استعمال کیا جا سکتا ہے اس قوت سے غیر شہروں میں بسنے والے احمدیوں کی رائے عامہ کو استعمال نہیں کیا جا سکتا تو FIRMNESS اور سختی سے میرا مراد یہ ہے کہ پہلے ایک باقاعدہ منصوبہ بنا کر ایسے لوگوں کو نصیحت کی جائے کہ اپنی برائیاں ان پر کھول جائیں۔ اُن کو بتایا جائے کہ تم ان حالات میں بالکل غلط سمت میں جا رہے ہو۔ خدا کی تقدیر جماعت کو کسی اور سمت میں لے کے جا رہی ہے اور تم اسی طرف بیٹھ دکھا کر دوسری سمت میں حرکت کر رہے ہو یہ مناسب نہیں ہے۔ ان لوگوں کو تلاش کیا جائے جن کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ایسے لوگوں پر دباؤ بڑھایا جائے پھر اس دباؤ کو نسبتاً عام کیا جائے اور رائے عامہ کو منظم کر کے اس کے ذریعے دباؤ کو بڑھایا جائے گا۔

جب میں یہ کہتا ہوں تو یہ مراد نہیں کہ دنیا میں جو رائے عامہ کا استعمال کرنے کا طریق ہے جماعت وہ طریق استعمال کرے۔ دنیا میں پکٹنگز PICKETINGS ہوتی ہیں۔ رائے عامہ کو ابھار کر پتھراؤ کئے جاتے ہیں۔ گالی گلوچ دی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک، میرے ذہن میں ہرگز رائے عامہ کے دباؤ سے یہ نقشہ نہیں ہے۔ بلکہ رائے عامہ کے دباؤ سے میری مراد وہ ہے جو قرآن کریم نے رائے عامہ کا دباؤ ہمیں سکھایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ برائی سے روکو اور نیکیوں کی تعلیم دو۔ اور سوسائٹی کا ہر فرد اس بات پر عمل پیرا ہو جائے۔ رائے عامہ کا یہ اتنا بڑا دباؤ ہے کہ پکٹوں PICKETS اور دوسرے دباؤ کی نسبت جو ہمیشہ جاری نہیں رہا کرتے، یہ دباؤ بہت زیادہ غیر معمولی اثر دکھا سکتا ہے اگر باقاعدہ طریق پر اسے استعمال کیا جائے۔ ایک شخص ایک حرکت کر رہا ہے دوسرا اُس سے آنکھیں بند کر کے گزر جاتا ہے۔ ایسے شخص کو اس بدی کی حرکت کو آئندہ بڑھانے کی جرأت ملتی چلی جاتی ہے۔ ایک شخص ایسا ہے جو بڑی حرکت کرتا ہے اور کوئی ایک آدمی اس کو کہہ دیتا ہے کہ

ایسا نہ کرو

تو اس کے دل میں کچھ تھوڑی سی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تردد پیدا ہوتا ہے۔ پھر کوئی نہیں کہتا تو وہ آگے چل پڑتا ہے۔ لیکن ایسا شخص جس کو ہر قدم پہ یہ کہا جائے کہ تم یہ نامناسب فعل کر رہے ہو اور ایک کے بعد دوسرا کہتا چلا جائے۔ اُس سے اُس شخص پر اتنا غیر معمولی دباؤ نفسیاتی لحاظ سے پڑ جاتا ہے کہ اس میں طاقت نہیں رہتی کہ اپنی بدی پر قائم رہے یہ وہ قرآنی رائے عامہ ہے جو میرے ذہن میں ہے جس کا دباؤ آپ کو ڈالنا چاہیئے۔ اور اسی پہلو سے بعض دفعہ اس نکتے کو غیروں نے بھی استعمال کیا ہے۔ چنانچہ ٹھگوں کی ایک کہانی مشہور ہے۔

کہ ایک سادہ سا دیہاتی اپنی بکری لے کر جا رہا تھا۔ ٹھگوں کے ایک ٹولے کو خیال آیا کہ بکری ہتھیانی چاہیئے۔ تو ایک ٹھگ نے کھڑے ہو کر اس دیہاتی سے باتیں کرنی شروع کر دیں اور کہا کہ جو کتا تو نے پکڑا ہوا ہے بدصورت سا ہے اور بڑا خطرناک سا لگتا ہے اور ممکن ہے کسی دن تمہیں پاگل ہو کے کاٹ ہی جائے اُس نے کہا کتا کیسا یہ تو میری بکری ہے۔ اُس نے کہا کہ خیر تم بکری سمجھتے رہو کتا ہے پھر کتا ہی۔ اُس کے بعد اگلا ٹھگ جو گلی کے کونے پہ کھڑا تھا اُس نے دیہاتی کو سلام کیا۔ اور کھڑے ہو کر باتیں کرتے کہا کہ یہ کتا بڑا خطرناک لگ رہا ہے۔ جیسے ڈر رہے ہیں کسی بچے وغیرہ کو کاٹ کے نقصان ہی نہ پہنچا دے۔ دیہاتی نے پھر کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ پاگل ہو گئے ہو۔ یہ تو بکری ہے۔ اُس نے کہا کہ خیر تو بعد میں پتہ چلے گا کہ پاگل کون ہے لیکن ہے یہ کتا ہی۔ چنانچہ تین، چار، پانچ ٹھگوں نے جب یہی بات کہی تو دیہاتی کا اندرونی طور پر بکری پر جو یقین تھا اُٹھ گیا اور رفتہ رفتہ وہ خود سمجھنے لگ گیا کہ شاید میں ہی پاگل ہوں۔ یہ کتا ہی ہے! چنانچہ اُس نے بکری کو اگلے ٹھگ کے سپرد کیا اور کہا کہ یہ لو اور اس سے جو کرنا ہے کرو۔

یہ ایک لطیفہ ہے۔ واقعۃً تو ایسا نہیں ہوا ہو گا۔ لیکن رائے عامہ کے دباؤ کے اثر کو ظاہر کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ لطیفہ ہے۔ اور واقعاتی دنیا میں جب آپ اس کو منظم طریق پر استعمال کرتے ہیں تو اس سے غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور بغیر سزا کے بغیر کسی دوسری سختی کے، اس طریق پہ سختی سے پابندی، عظیم الشان تاریخ پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر پہلی قوموں نے اس طریق کو اختیار کیا ہوتا تو وہ ہلاک نہ ہوتیں۔ جتنے انبیاء آئے ہیں اُن کی قوموں کی ہلاکت کا راز اس بات میں ہے کہ رفتہ رفتہ انہوں نے بری باتوں سے روکنا چھوڑ دیا اور اچھی باتوں کی تاکید کرنی چھوڑ دی۔ اب اگر رائے عامہ کا دباؤ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کر سکتا ہے تو آپ اندازہ کریں کہ سچ کو کتنی عظیم قوت دے سکتا ہے۔ مومن نے اسے فراڈ FRAUD کی خاطر استعمال نہیں کرنا بلکہ سچائی کی خاطر استعمال کرنا ہے۔

پس اس پہلو سے، ربوہ کا شہر ہو یا دوسرے ایسے مقامات ہوں جہاں احمدیوں کی کچھ آبادیاں ہیں جہاں اسی قسم کی بدیاں دکھائی دیتی ہیں جہاں الگ الگ گھر ہیں، لیکن محلوں میں کچھ کمزوریاں نظر آرہی ہیں۔ ان سب باتوں کا رائے عامہ سے مقابلہ کریں اور قرآن کریم کے دیئے ہوئے سبق کو استعمال کر کے دیکھیں۔

یہ ایسا نسخہ ہے جو کبھی ضائع نہیں جائے گا۔

کبھی ناکام ثابت نہیں ہوگا۔ لیکن افسوس ہے کہ قرآن کریم کو بار بار پڑھنے کے باوجود ہم رفتہ رفتہ ان نسخوں سے اس طرح گذر جاتے ہیں کہ گویا یہ موجود ہی نہیں ہیں۔ سرسری اچٹتی ہوئی نظر سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اور اپنے حالات پر ان کا اطلاق کرنے کی کوشش نہیں کرتے

لیکن پھر بھی بعض بیمار ایسے ہیں جن پر نسخے کارگر نہیں ہوا کرتے۔ اُن کی بیماری اس حد تک بڑھ چکی ہوتی ہے ایسے لوگ پھر ابھر کر سامنے آجاتے ہیں۔

وہاں پھر عمل جراحی بھی ہے جس کا قرآن کریم نے خود ذکر فرمایا ہے

مگر وہ پھر بہت چند لوگ رہ جاتے ہیں۔ بھاری اکثریت ہے جو شفایاب ہو جاتی ہے ان نسخوں کے استعمال سے بہت معمولی اقلیت رہ جاتی ہے اُن کو پھر سمجھانا چاہیئے کہ میاں، یہ جگہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے۔ اپنی مرضی، اپنے ماحول کے شہر تلاش کرو۔ اور وہاں منتقل ہو جاؤ۔

جہاں تک رائے عامہ کا تعلق ہے اس کا ایک طریق اور بھی ہے۔ یعنی سوسائٹی بحیثیت مجموعی بعض دفعہ ابھر جاتی ہے تو صالح جسم کا دباؤ خود بیماریوں کو باہر نکال کے پھینک دیا کرتا ہے۔ ہم اسے رائے عامہ تقدیری کہہ سکتے ہیں یعنی وہ رائے عامہ جو عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مدینہ میں یہ طاقت موجود ہے۔ کہ اس کا صالح معاشرہ بدوں کو باہر نکال دے۔

یہ ایک ایسے شخص کے متعلق فرمایا جس نے آکر بیعت کی۔ چند روز کے بعد وہ حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر مخاطب کیا کہ میں مسلمان نہیں رہنا چاہتا۔ مجھے میرا اسلام واپس کر دیں۔ آپ نے اُس کو سمجھانے کی خاطر فرمایا کہ نہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتا تھا کہ اسلام کوئی مادی چیز کی طرح ہے جو انہوں نے وصول کی اور اب اُسے واپس کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکمت اور پیار سے، اور اپنے عاقل نصیحت کے انداز سے اُس پر یہ اثر ڈالتے رہے کہ تمہارا اسلام رہنا ہی بہتر ہے۔ لیکن آخر وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا کہ واپس کریں یا نہ کریں یعنی میرا اب کوئی تعلق نہیں۔ اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔

اُس پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جس میں جب زنگ آلود لوہا ڈالا جاتا ہے تو بھٹی لوہے کو تو قبول کر لیتی ہے لیکن زنگ کو نکال کے باہر پھینک دیتی ہے۔ تو اسی طرح صحیح، صحت مند معاشروں کا حال ہوا کرتا ہے۔ ان معاشروں سے متضاد چیزیں اُن سے ٹکرانے والی چیزیں وہاں سے اجنبیت محسوس کرتی ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے آپ کو اجنبی پاتے ہوئے اُس جگہ کو چھوڑ کر چلی جایا کرتی ہیں۔ بعینہٖ یہی صالح صحت مند جسم کا حال ہے۔ جو جسم صالح اور صحت مند ہو وہ بھی مختلف قسم کے جراثیم اور کیڑوں مکوڑوں کے حملوں کا شکار تو ضرور ہوتا ہے لیکن وہ کیڑے اس ماحول میں اجنبیت محسوس کرتے ہیں۔ وہ اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اُس کے ساتھ یک جان نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ میں نے ہومیوپیتھک علاج میں اس کو بارہا آزمایا ہے۔ بعض ایسی دوائیں ہیں جو جسم کو غیر وجود کی موجودگی کا احساس دلاتی ہیں اور جب جسم کا یہ احساس بیدار ہو جاتا ہے تو وہ غیر وجود لازماً جسم کو چھوڑ کر باہر آجاتا ہے۔ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ رہ نہیں سکتا۔ چنانچہ اگرچہ ایلوپیتھک میں ورمز WORMS یعنی پیٹ کے کیڑوں کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ یا تو اُن کو دوائی سے مار دیا جاتا ہے اور یا اُن کو اتنا بیمار کر دیتے ہیں کہ وہ پھر مجبور ہو کے نکلتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک علاج میں یہ طریق ہے کہ وہ انتڑیاں، معدہ یا دوسرے ایسے حصے جہاں اگر صحت مند عضلات کام کر رہے ہوں۔ اور اُس کے لعاب SECRETIONS وغیرہ نکلتے ہیں نظام کے، وہ درست ہوں، تو ہومیوپیتھک فلسفے کے مطابق وہاں غیر وجود رہنا نہیں چاہیئے۔ اس لئے جراثیم یا ورمز WORMS کی موجودگی بتا رہی ہے کہ نظام انہضام میں جس قسم کے لعاب جس تناسب سے پائے جانے چاہئیں، وہ بگڑ گیا ہے۔ اور دوسری دفاعی طاقتیں بھی کمزور ہوئی ہوتی ہیں۔ پس ایسی دوائیں دی جاتی ہیں جن سے یہ اندرونی انہضام متوازن ہو جائے اور جیسا قدرت نے چاہا ہے۔ یہ نظام کام کرے، اُسی طریق پر کام شروع کر دے۔ جب یہ دوا صحیح ہے جب جسم اس دوا کا اثر قبول کر لیتا ہے تو ہم نے دیکھا ہے کہ کیڑے مکوڑے جو کبھی پہلے پیٹ میں غذا میں حصے دار تھے، وہ از خود جسم کو چھوڑ کر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

تو یہ وہ نکتہ ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ (۱۴۰۰) سو برس پہلے ہمیں سمجھا دیا تھا کہ نظام صالح ہو، معاشرہ صالح ہو تو وہاں بد وہاں اجنبیت محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ سے بہت سے احمدی مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم یہاں آ تو گئے ہیں لیکن دل بالکل نہیں لگ رہا۔ ایسی گندی، بے حیا قوم ہے۔ ایسی بدیاں ہیں کہ ہمیں تو ہر وقت یہ وہم رہتا ہے کہ ہمارے بچے کہیں ٹیلی ویژن کھول کے نہ دیکھ لیں۔ ان پہ کیا اثر پڑے گا۔ باہر گلیوں میں جاتے ہیں تو وہاں بے حیائی ہے۔ اس لئے ہمیں اجازت دیں کہ ہم واپس چلے جائیں۔ چنانچہ میں اُن کو عموماً یہ کہتا ہوں کہ تم صرف اپنی اصلاح کی خاطر پیدا نہیں کئے گئے بلکہ تم دنیا کی اصلاح کی خاطر پیدا کئے گئے ہو۔ جو بات تم کہہ دیتے ہو۔ قابل فہم ضرور ہے لیکن

تم نے تو لوگوں کی تقدیر بدلنی ہے۔

لوگوں کو شفا بخشنی ہے اس لئے اول تو یہ ہمت پیدا کرو اور اپنا معیار بلند کرو اور اچھے عزائم بلند کرو اور عہد کرو کہ ہم نے ہر صورت سے برائی کا مقابلہ کر کے نہ صرف یہ کہ اس کو اپنے اندر نہیں داخل ہونے دینا بلکہ اس کو غیروں سے بھی نکالنا ہے۔ اگر تم یہ کر سکتے ہو اور دعا کی مدد کے ساتھ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو ضرور ایسا کرو اور بھاگو نہیں۔ کیونکہ ہم نے تو میدان سر کرنے ہیں لیکن اگر تمہیں خطرہ ہے کہ اس جہاد میں تم مار کھا جاؤ گے تم میں طاقت نہیں ہے تو اپنی اولاد کو ضائع کر دو گے۔ بجائے اس کے کہ دوسروں کو بچاؤ۔ تو تمہیں میرا مشورہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان جمیل ساڑی مارٹ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

کہ شہر واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا۔ اور بعض پہلوؤں سے دنیاوی لحاظ سے اچھے معاشرے میں رہنے کے لئے اولاد کا سودا کرنا کوئی حکمت کی بات نہیں۔ بہت ہی نقصان کا سودا ہے۔ پس اس پہلو سے ربوہ کا بھی معیار بلند کر دیا جائے یا دوسری احمدی بستیوں کا معیار بلند کیا جائے کہ وہاں مریض لوگ بے چینی محسوس کریں۔ بدیوں کے شکار سمجھیں کہ یہاں کوئی جگہ نہیں آرہا یہ جگہ ہمیں قبول نہیں کرتی

ان لوگوں کا معاشرہ رد کردے

معاشرہ ان لوگوں سے تعلق کاٹ لے بغیر اس کے کہ مقاطعہ کا اعلان ہو۔ معاشرہ کا عملی وجود مقاطعہ کر رہا ہو۔ اور یہ ظاہر کر رہا ہو کہ ہم الگ ہیں تم الگ ہو۔ تمہاری ہماری اندر کوئی کشش نہیں ہے۔ جب یہ احساس دلوں میں پیدا ہو تو پھر ایسے لوگ ان شہروں کو چھوڑ کر بھاگنا شروع کر دیتے ہیں پھر ایسے دکاندار جو نیک فطرت ہیں۔ دیندار ہیں۔ پانچ وقت نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔ کاروبار کے وقت اذان سنتے ہیں تو دکانوں کو تالے لگاتے ہیں اور نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کی بھی کوشش ہونی چاہئیے۔ معاشرے میں یہ احساس پیدا کرنا چاہیئے کہ یہ زیادہ حقدار ہیں کہ تم ان کی طرف توجہ کرو۔ اور ایسے لوگ اپنی نا سمجھی یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے دام زیادہ وصول کرتے ہیں تو ان کو سمجھایا جائے۔ ظالم اور مظلوم ... اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ان معنوں میں اس کی مدد کرو کہ ظلم سے اس کے ہاتھ روکو۔ اسے تجارت کے بہتر طریق سکھاؤ۔ اس کو بتاؤ کہ یہ وجہ ہے کہ تمہاری دکان لوگوں کے لئے منظر نظر نہیں بن رہی۔ اس لئے تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ طریق اختیار کرو۔ کوشش یہ کریں کہ نیک دکانداروں کی تجارت زیادہ چمکے اور زیادہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں۔ پھر اور بہت سے طریق ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور سنت نبویہ کی روشنی میں جو نصائح فرمائی ہیں ان نصائح میں اتنی عظیم الشان قوت ہے اور ایسی تحریریں ہیں جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گی۔ ان کو مختلف قطعات میں خوبصورتی کے ساتھ سجا کر آویزاں کیا جائے اور ان جگہوں پر نمایاں کیا جائے جہاں خطرہ ہے کہ اس قسم کے لوگ بیہودہ حرکتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح دوسری برائیوں کو نظر میں رکھنا CORDON OFF کرنا، بعض وبائیں ہیں جن کا علاج یہ ہوا کرتا ہے کہ ان سے بچنے کے لئے اردگرد ایک فصیل بنا دی جاتی ہے تو جو امکانی طور پر جانے والے ہیں ان کو وہاں سے روکنے کی کوشش کرنا باقاعدہ منظم طریق ہے، اور اس طرح ایک نہ دکھائی دینے والی فصیل قائم کر دینا جو ویسے آنکھ سے نظر نہ آئے۔ نہ کان سے سنائی دے لیکن موجود ضرور ہو اور اس کی دیواریں اونچی ہوتی رہیں۔

(مسلسل اسی صفحہ کے کالم نمبر ۲ پر دیکھئے)

یہ سارے اقدامات، اور ایسے اور بہت سے اقدامات ہیں، ان کو اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر حکومت، بغیر طاقت، بغیر جبر کے استعمال کئے معاشرے کے اندر بہت سی نئی خوبصورتیاں جنم دینے لگتی ہیں اور

بہت سی بدیاں معاشرے کو چھوڑنا شروع کر دیتی ہیں

جہاں تک بدیوں کے اڈوں کا تعلق ہے، بعض بیہودہ حرکتوں والے ایسے اڈے جہاں بدیاں دکھائی دیتی ہیں۔ ان کے متعلق اور بھی بہت سی باتیں ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ ان سے زیادہ دلکش اڈے بھی تو بنانے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ بعض اڈے آپ بند کر رہے ہوں۔ ان کی جگہ دوسرے اڈے جاری ہونے چاہئیں جہاں نوجوان، بیکار لوگ، غریب لوگ، جن کے لئے لذت یابی کے کوئی سامان نہیں ہیں، جن کو تسکین قلب کے لئے کچھ میسر نہیں، ان کو معاشرہ یہ چیزیں مہیا کرے۔ ان سے سرپرستی کا سلوک کرے، ان سے پیار و محبت کا سلوک کرے تو یہ سب چیزیں مجموعی طور پر اگر اختیار کی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے غیر معمولی نتائج ظاہر ہوں گے۔

کچھ اڈے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو ہم دانشوروں کے اڈے کہتے ہیں۔ بظاہر طور پر کسی کو یہ نہیں کہا کرتے کہ تم بد ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہتے کہ تم فلاں ڈرگ، DRUG استعمال کرنا شروع کر دو یا شراب نوشی کر دیا کرو یا دو کرو۔ یہ بظاہر نیکی کی تلقین کرنے والے اور بدیوں کا نوٹس لینے والے اڈے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اس طریق پر کام کرتے ہیں جو قرآنی تعلیم کے بالکل منافی اور مخالف ہے۔ جہاں تک دانشوروں کا تصور ہے پہلے

یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ دانشور ہے کیا؟

قرآنی اصطلاح میں دانشور کون ہوتا ہے اور کیسے بنتا ہے؟ جہاں تک قرآن کا تعلق ہے، قرآن کریم فرماتا ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ. الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ. رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران ۱۹۲)

کہ یقیناً زمین و آسمان کی پیدائش میں اور دن اور رات کے ادلنے بدلنے میں بہت سے نشانات ہیں دانشوروں کے لئے۔

"أُولِي الْأَلْبَابِ" قرآن کریم کی اصطلاح ہے جو دانشوری کے لئے استعمال ہوئی ہے کہ دانشور لوگوں کے لئے ان باتوں میں بہت سے نشانات ہیں۔

دانشور ہوتے کیسے ہیں؟

یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھے بھی، دن رات ہر حالت میں، لیٹے ہوئے کروٹیں بدلتے ہوئے بھی خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کا سینہ معمور رہتا ہے۔

جب اس کیفیت کے ساتھ ایک انسان کائنات پر غور کرتا ہے تو ہمیشہ صحیح نتیجے تک پہنچتا ہے۔ یہ تدبر کا پس منظر ہے جو سچی دانشوری کے لئے ضروری ہے۔ حالانکہ دانشوری کا ذکر الٰہی سے بظاہر کوئی تعلق نہیں۔ یہ فرمانے کے بعد یہ فرمایا گیا ہے ....

.... دانشوری کا فکر سے تعلق ہے۔ بات یہ ہو رہی تھی کہ اولوالالباب وہ ہوتے ہیں جو زمین و آسمان پر غور کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک جملہ معترضہ کے طور پر بیچ میں یہ بات داخل فرمادی ...... کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے بھی ہر وقت خدا کو یاد رکھتے ہیں۔ زمین و آسمان پر جب یہ لوگ غور کرتے ہیں، جب کائنات پر فکر کی نظر رکھتے ہیں تو ان کا تدبر ان کو جہنم سے دور لے کے جاتا ہے جہنم کی طرف لے کے نہیں جاتا۔ اور یہ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اے

بقیہ صفحہ اول - پارلیمان کے فیصلے

"لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کہنے میں آخر کیا حرج ہے؟ کیا عالم الغیب والشہادۃ خدا کو علم نہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ آپ لگے ہاتھوں تو یہ بہترین موقعہ ہے کہ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کا یہ چیلنج قبول کر کے عوام الناس کو گمراہی سے بچا لیں۔ ہماری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر آپ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جانے سے ہچکچاہٹ کیوں ظاہر کر رہے ہیں۔

ہمارے ربّنا! تو نے یہ کائنات باطل پیدا نہیں کی۔ فائدے کے لیے پیدا کی ہے۔ نقصان کے لیے پیدا نہیں کی۔ اس لئے ہمیں بھی مقصود کائنات کے مطابق بنا دے۔ مقصود کائنات کے ہم آہنگ کر دے۔ ہم بھی اس کائنات کے مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں اور باطل سے دور رہیں اور حق کو پانے والے ہوں اور عبث نہ جائیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر وہ عرض کرتے ہیں:

عذاب النار ہمارا مقدر ہو جائے گا، ہمیں اس آگ کے عذاب سے بچا لے۔

تو یہ جو دانشور ہیں، اگر ان کی تمام صلاحیتوں پر غور کیا جائے، بڑے عظیم وسیع مضمون ان میں پوشیدہ ہیں۔ لیکن آخری بات جس سے یہ خاص طور پر پہچانے جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان سے تعلق رکھنے والے

آگ کے عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔

ان سے تعلق رکھنے والوں کو نہ اندرونی جہنم نصیب ہوتی ہے نہ بیرونی جہنم۔ کیونکہ "قِنَا عَذَابَ النَّارِ" کی دعا نے درحقیقت یہ مضمون کھول دیا کہ یہ آگ سے بچنے کی ہر کوشش کر لیتے ہیں۔ ان کا رہن سہن، ان کی زندگی، ان کا سوچنے کا طریق، ان کے چلنے پھرنے کے آداب عادات ایسے ہیں جو ان کو آگ سے دور رکھنے والے ہیں اور بےچینیوں سے بچانے والے ہیں۔

ایک آگ تو جہنم کی آگ ہے جس کا مابعد الموت تعلق ہے ایک وہ آگ ہے جس کا اس دنیا سے تعلق ہے۔ اس دنیا میں جس شخص کو خدا آگ سے بچائے اس کا دل پرسکون رہتا ہے اطمانیت پاتا ہے اور وہ ایسی باتوں سے بچایا جاتا ہے جو اس کے دل میں ایک قسم کی جہنم کی آگ لگا دیں۔ پس اس مضمون میں یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہ دانشور کسی ۔ ۔ آگ میں پھنکتے نہیں ہیں، کسی جلن کا شکار نہیں رہتے۔ یہ ہر قسم کی آگ سے، جو خدا کے عذاب کا مظہر ہو، خود بھی دور بھاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہتے ہیں کہ اے خدا ہمیں اس آگ کے عذاب سے بچا۔ لیکن اس کے سوا کچھ اور دانشور بھی ہیں جو آگ سے پیدا ہوتے ہیں۔

حسد کے نتیجے میں ان کا وجود اُبھرتا ہے

جلن اور غصے اور انتقام کی وجہ سے ان کی دانشوری کی قوتیں اجاگر ہوتی ہیں اور ان کے اندر آگ سے بچانے کے لئے نہیں بلکہ آگ میں مبتلا کرنے کا نتیجہ پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ دو ہی قسم کے دانشور ہیں جو دوسرے دانشور ہیں ان سے شر پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (سورۃ فلق: ۶)

یہ بھی ایک دعا کے ذریعے ہمیں مضمون سمجھا دیا۔

خدا کے مومن بندے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ہمیں حاسد کے شر سے بچا جب وہ حسد کرے۔ پس آپ دیکھیں کہ دنیا کے اکثر دانشور جو مذہبی بنیادیں نہیں رکھتے۔ جن کی جڑیں خدا تعالیٰ کی صفات میں پیوستہ نہیں ہیں بلکہ وہ غیر اللہ کی صفات سے جنم لیتے ہیں، وہیں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اور مومن مفکرین کے درمیان یہ بنیادی فرق ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ حسد اور انتقام کی پیداوار ہوا کرتے ہیں اور ان کی باتیں بھی حسد اور انتقام کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ دبی زبان میں، بعض دفعہ کھل کر اور

ایسے تنقید کو معروف نام میں تخریبی تنقید کہتے ہیں۔

ان مجالس میں جو جاتا ہے، تخریبی تنقید کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور "مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ" میں یہ نکتہ بھی ہمارے سامنے کھول دیا گیا کہ ان کی حسد کی جو کیفیت ہے وہ ان کی صفت بن چکی ہوتی ہے۔ ان کا شر تو شاید کسی کو پہنچے۔ کیونکہ "اِذَا حَسَدَ" نے بتایا کہ ہر وقت ان کا شر ان لوگوں کو نہیں پہنچتا جن سے یہ حسد

کرتے ہیں۔ لیکن خود ہمیشہ حسد کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور حسد فی ذاتہٖ ایک جہنم ہے۔ ایک آگ ہے جو دل کو ہر وقت بےقرار رکھتی ہے جلاتی رہتی ہے اور حاسد کبھی بھی اطمینان نہیں پاتا۔

تو دیکھئے! کہاں وہ دانشوری جو یہ شعور بیدار کرتی ہے کہ جہنم کے عذاب سے دور رہنا ہے۔ نہ اس دنیا کی جہنم میں مبتلا ہونا ہے نہ اُس دنیا کی جہنم میں مبتلا ہونا ہے۔ خود بھی کوشش کرتی ہے۔ خدا سے بھی مدد مانگتی ہے۔ اور کہاں یہ کیفیت کہ دانشوری جہنم کی پیداوار ہے۔ دوسروں سے جلنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کی باتیں بھی ایسی۔ ان کے لطیفے بھی اسی قسم کے۔ ان کی تنقید بھی ہلکی اور بازاری قسم کی۔ اور زبان کے ذریعے یہ پھر اپنے دل کا ٹھنڈ، اپنے دل کی تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نقصان نہیں کر سکتے تب بھی زبان چلا کر اور اس کے چرکے لگا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کچھ تسکین مل گئی ہے۔ چنانچہ جو لوگ ان کے قریب بیٹھتے ہیں وہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ ان کے گھٹیا لطیفوں سے بظاہر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن یہ سارے لوگ ہمیشہ بےچینی کا شکار رہتے ہیں۔

مثال کے طور پر ربوہ میں اگر کسی ناظر نے سودا لانے کے لئے اپنی کار استعمال کر لی تو ان لوگوں کو یہ خیال نہیں آئے گا کہ اس کی جو تعلیم ہے، اس کی جو پرانی قربانیاں ہیں۔ اس کو جس قسم کی صلاحیتیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہوئی تھیں اگر یہ دنیا میں استعمال کرتا، جس طرح دوسرے دنیا دار لوگ کرتے ہیں۔ تو جس حال میں اب رہ رہا ہے اس سے بیسیوں گنا بہتر حال میں ہوتا۔ اگر جماعت نے اس کو کار دے دی اور اس نے اپنا سودا لانے کے لئے بھی استعمال کر لی تو ہمیں جلنے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن وہ اسی پر پھبتیاں کستے رہیں گے اسی پرانی آگ میں جلتے رہیں گے کہ ان کو یہ چیزیں کیوں نصیب ہو گئیں۔ انہوں نے یہ چیزیں کیوں استعمال کیں۔ کسی نے گھر کیا اچھے حالات دیکھے تو اس کا نام "قصرِ ابیض ہاؤس" رکھ دیا۔ کسی گھر کا نام "پیرس ہاؤس" رکھ دیا۔

یہ ہے اولوا الالباب غیر اسلامی جو قرآنی اولی الالباب کے بالکل مدِّمقابل طاقتوں کی پیداوار ہے۔

اور ان کی سوچ اور طرزِ فکر کا نتیجہ سوائے مزید جلن کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ کسی انتظامیہ سے جھگڑا ہو گیا۔ کسی امیر سے ناراض ہو گئے اسی کو پھر ساری عمر معاف ہی نہ کیا۔ اُن کے خلاف ہر وقت مجلسوں میں تنقید۔ کبھی نہیں سوچتے کہ اس جماعت کے کارکنوں میں، اس کی مجلس عاملہ میں ایسے ایسے کارکن ہیں جنہوں نے ساری زندگیاں اپنے سارے وقت کو جماعت کے لئے وقف رکھا ہے۔ جب تم لوگ آرام کرتے تھے جب تم سیر و تفریح میں لذتیں حاصل کیا کرتے تھے یا گھروں کی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے تھے۔ یہ لوگ جماعت کے کام کی خاطر دن رات کبھی دفتروں، کبھی لوگوں کے گھروں میں پھر کر چندہ اکٹھے کرتے ہوئے کبھی نصیحتیں کرتے ہوئے، کبھی مجلس عاملہ کے اجلاس میں۔ گویا کہ اور کوئی شغل ہی نہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی دین کی خاطر وقف کر دی۔ اگر ان سے غلطیاں بھی ہو گئی ہیں تو تم خدا سے بڑھ کر اُن پر پکڑ کرنے والے کون ہوتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تو ایسے بندوں سے عفو کا سلوک فرماتا ہے۔ درگذر کا سلوک فرماتا ہے اور تمہیں کسی ایسے احساس نے، کہ انہوں نے کبھی مجھے اچھی نظر سے نہیں دیکھا تھا یا مجھ سے، جو سلوک میں توقع رکھتا تھا، وہ سلوک نہیں کیا تھا۔ ایسے احساس نے ہمیشہ کے لیے آگ میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کے خلاف ہر وقت تخریبی کارروائیاں، تنقید، زبان سے کچھ نہ کچھ کہنے کا نام نہیں لیتی۔ اور اردگرد کی جو نسلیں ہیں جو تمہارے پاس آ کے بیٹھتی ہیں، ان کو بھی جہنم کی آگ میں مبتلا کرتے چلے جاتے ہو۔ ایسے تنقیدی اڈے بعض دفعہ ظاہری بدیوں کے اڈوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں بلکہ بسا اوقات ان سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں

کیونکہ یہ ایمان کے مرکز پر حملہ کرتے ہیں۔ یہ زندگی کی روح پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تبھی قرآن کریم نے اس مضمون کو اس طرح بھی بیان فرمایا کہ

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ: ۱۹۲)

کہ قتل سے تو ظاہری جسم مارا جاتا ہے لیکن بعض فتنے ایسے ہوتے ہیں جو روح کو قتل کر دیتے ہیں۔ ایمان کی جان لے لیتے ہیں۔ وہ ظاہری قتل سے زیادہ خطرناک، زیادہ کبیرہ گناہ ہیں۔ اور ان لوگوں کو پتہ نہیں لگتا کہ ہم کتنا بڑا کبیرہ گناہ کر رہے ہیں اور اللہ کے خلاف اپنی زندگیاں ان باتوں میں لگا دیتے ہیں۔

ان کو سب سے زیادہ نقصان اپنے گھر میں پہنچتا ہے۔ اگر وہ اپنے گھر کو اڈہ بنائے ہوئے ہوں۔ بعض لوگ ویسے بھی تو دوسروں کے گھروں میں جا کر ایسی مجلسیں لگاتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ اپنے گھر میں ایسی باتیں نہ کریں۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے گھروں میں ایسے اڈے جاتے ہیں ان کے متعلق، الاماشاء اللہ، خدا کی یہی تقدیر ظاہر ہوتی ہے کہ ان کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ وہ خود جماعت سے منسلک رہ کر بظاہر زندگی گذار دیتے ہیں اور گھر میں جو وہ باتیں کرتے ہیں وہ ان کی اولادوں کو بہر طرح زہر کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہیں کہ ان کا انجام اکثر ہلاکت ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی جو اپنی ذات میں ہمیشہ ذاتی طور پر جماعت سے منسلک رہے اور کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ بے وفائی کر کے الگ ہو جائیں گے۔ لیکن انہوں نے اپنے گھروں میں وہ پنے کبھی خود ہی کچھ احساس کے نتیجے میں ہمیشہ جماعت کے عہدیداروں پر تنقید کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی اولادیں خارج ہو گئیں یا جماعت کو چھوڑ گئیں یا وہ نمازیں جو گھر میں چھپ کر دراز کرتے تھے ان کو باہر گلیوں میں دراز کرنے کا موقع ملنا شروع ہوا۔ جرأت ہونی شروع ہو گئی اور کھلم کھلا انہوں نے جماعت کے باغی بن کر زندگیاں بسر کرنی شروع کیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خدا کی تقدیر نے ان کو جماعت سے منقطع کر کے الگ پھینک دیا۔

تو بعض ایسے دانشوروں کو سمجھانا بھی ہے کہ نصیحت کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ قرآن کریم جو فرماتا ہے

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ (الانعام: ۱۵۲)

اس کا یہی مطلب ہے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ قتل اولاد سے مراد یہ ہے کہ چھریوں، چاقو سے اولاد کو قتل کرو گے۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں کو قتل کر بیٹھتے ہو اور تمہیں کوئی احساس نہیں ہوتا کہ تم نے کتنا بڑا ظلم کیا ہے۔ وہ لوگ جو خدمت دین میں مصروف ہیں جن کو تم اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہو، ان پر تو خدا فضل فرمائے گا۔ ان کی بدیاں دور ہوتی چلی جائیں گی۔ ان کو کمزوریاں دور ہوتی چلی جائیں گی وہ ابرار کی حالت میں جان دیں گے۔ مگر تمہارے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ تم کس حالت میں جان دو گے اور تمہاری اولادوں کے متعلق تو غالب احتمال ہے کہ وہ ایسی حالت میں جان دیں گی کہ خدا کے حضور مجرم ٹھہر رہی ہوں گی۔

اسی لئے یہ تجربہ بہت بھیانک تجربے ہیں، ان کو معمولی نہ سمجھو۔ ان سے بہت بد نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ احتمال موجود ہے کہ تم تو اپنا زہر اپنی اولاد پر انڈیلتے ہوئے، ان کو ڈستے ہوئے، خود بچ کر نکل جاتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہو جاؤ اور بعد میں یہ اپنی بدنصیبی کی لکیر پیٹتے رہ جائیں اور ان کا کوئی علاج نہ ہو سکے۔

اس لئے جماعت کو ان اڈوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور ان کو سمجھانا چاہیئے۔ محبت اور پیار سے سمجھانا چاہیئے اور سختی سے سمجھانا چاہیئے اور ان لوگوں کو سمجھانا چاہیئے جو ایسے اڈوں پر جا کر بیٹھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ واقفین زندگی بھی ایسی حرکتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان سے بھی خدا کی تقدیر بالکل اسی طرح سلوک کرتی ہے۔ آپ کو دو قسم کے واقفین زندگی نظر آئیں گے۔ بعض ایسے ہیں جن کی اولاد در اولاد سلسلے کی عاشق رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری، سلسلے سے محبت کرتی چلی جاتی ہے۔ ان کے متعلق آپ یقین جانیں کہ ان کے گھروں میں ان کے ماں باپ نے ہمیشہ اخلاص کی باتیں کی ہیں۔ تکلیفیں بھی اٹھائی ہیں، دکھ بھی اٹھائے ہیں۔ سخت تنگی ترشی میں بھی گذارے کئے ہیں اور بعض دفعہ واقعۃً بعض کارکنوں نے ان کے ساتھ ذاتی سلوک بھی بُرا کیا ہوگا۔ لیکن انہوں نے ہمیشہ صبر کے ساتھ ان باتوں کو برداشت کیا اور گھر میں ہمیشہ ایسی باتیں کیں جو سلسلے کی محبت بڑھانے والی ہیں اور قربانی کو بڑھانے والی باتیں کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی اولادیں آپ دیکھیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی آپ کو نظر آئیں گی، جس حال میں بھی آپ ان کو دیکھیں گے

یہ سلسلے کے عاشق ہوں گے، سلسلے کی محبت میں مبتلا، اُسی کی خاطر جان، مال اور عزتیں قربان کرنے والے ہوں گے۔

بعض واقفین زندگی ایسے بھی ہیں جو بدقسمتی سے ساتھ نہیں رہے۔ انہوں نے آپ کو ساری عمر تو دین کے لئے وقف کیا اور خدمتیں بھی کیں لیکن بعض تحریک جدید کے کسی افسر سے ناراض ہو کر کسی سلوک کے نتیجے میں، ان کے دل میں ہمیشہ ایک انتقام کی آگ بھڑکتی رہی اور چونکہ حسد سے جو دانشوری پیدا ہوتی ہے وہ جہنم سے ہٹنا خدا کی نہیں بلکہ جہنم کی طرف لے جانے والی ہوا کرتی ہے۔

آگ کی اولاد ہمیشہ آگ ہوگی۔

آگ سے جنت نہیں پیدا ہوا کرتی۔ اس لئے پھر ان گھروں میں جہنم پیدا کرنے کے کارخانے قائم ہو جاتے ہیں۔ اچھے گھرانے کے دبی زبان سے شکوے کرتے ہیں۔ ہم سے یہ ہوا، ہم سے وہ ہوا، ہماری فلاں جگہ تقرری ہونی چاہیئے تھی۔ فلاں شخص نے ظلم کی راہ سے اور پارٹی بازی کے نتیجے میں، مجھے نیچا دکھانے کے لئے یہ کیا وہ کیا۔ اب جب اولاد اپنے باپ کی مظلومیت کے قصے سنے گی تو اس کا ردعمل وہاں تک نہیں رہے گا جہاں تک اس کے باپ کا ردعمل تھا۔ اس کے باپ کے اوپر اس کے ذہن کی بالغ قوتوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور اس کا ردعمل جس طرح گھوڑے کی باگیں ہاتھ میں ہوتی ہیں، ایک حد تک اس کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ لیکن اولاد کے ردعمل پر پھر کوئی باگیں نہیں ہوا کرتیں۔ پھر یہ شتر بے مہار کی طرح، جس طرف سر اٹھائیں، نکل جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے ان کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

بعض لوگوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ ان کا بیٹا فلاں جگہ کام کرتا ہے۔ اس نے اپنی اولاد کو تنقید کے گویا اپنی دانشوری کے اڈے بنائے ہوئے ہیں اور نئی نسلوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ان کا باپ ہے، اس نے عمر بھر خدمت کی، باہر بھی اور اندر بھی۔ ایک میں جانتا ہوں کہ اس میں یہ عادت ہے۔ وہ خلیفہ کی انتظامیہ سے شاکی ہوگا۔ فلاں سے شاکی ہوگا۔ باہر سے حسن سلوک سے، محبت سے باتیں کرے گا لیکن گھر میں بیٹھ کر وہ اندر ہی اندر جو دلی ہوئی آگ ہے، وہ بھڑک اٹھتی ہے۔

اب نام لینے کا تو کوئی مناسب موقع نہیں ہے۔ مناسب بھی نہیں کہ کوئی نام لے کر کسی کو ننگا کرے۔ لیکن ایک دو، تین چار، ایسے بہت ہیں جو ہوا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ رہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے انتظامیہ کو ربوہ، قادیان میں قریب سے دیکھا ہے ان کو پتہ ہے کہ کچھ دیر رہے۔ کچھ کو تو مدینہ نے نکال باہر پھینک دیا۔ اور انہوں نے ہمیشہ آپ کو اسی ماحول سے اتنا دور سمجھا ...

اجنبیت دیکھی کہ بالآخر خود ملک کے چلے گئے۔ کچھ ایسے بچے جن کی اولادیں تباہ ہو گئیں۔ خود دربدر ہوئے۔ اسی طرح مختلف قسم کے بد اثرات انہوں نے اپنے ہاتھوں سے خود کمائے۔
تو میں ان لوگوں کو بھی سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ خدا کی یہ تقدیر غیر مبدل اور اٹل ہے۔ یہ آپ کے ساتھ ضرور جاری ہوگی۔

دانشور ضرور بنیں

لیکن اُس رنگ کے دانشور بنیں جس رنگ کے دانشور قرآن کریم بنانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں جو دماغ صیقل ہوتا ہے اور جس کو جلاء ملتی ہے، اُس جلاء کے طلبگار ہوں۔ اُس چمک کو خدا سے مانگیں کہ آپ کی تمام صلاحیتیں چمک اٹھیں اور جگمگانے لگیں۔ لیکن الٰہی محبت میں اور تدبر میں اور فکر میں اور خدا تعالیٰ سے ایسا مزاج مانگیں جس کے نتیجے میں آپ جہاں بھی جائیں وہاں نیکیاں پیدا کرنے والے ہوں، سلسلے کی محبت بڑھانے والے ہوں، تسکین قلب نصیب کرنے والے ہوں۔ جو آپ کے قریب آئیں اُنہیں سکینت قلب میسر ہو بجائے اس کے کہ اُن کی بے چینی اور بیقراری بڑھنی شروع ہو۔ لیکن اس کے باوجود جماعت کے اُن ذمہ دار افسروں پر بھی بھاری ذمہ داری ہے جن کی بے احتیاطی کی وجہ سے بعض لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

اگرچہ مجھے ذاتی طور پر اس میں کوئی عیب نہیں دکھتا کہ اگر سلسلے نے کسی افسر کو کار دی ہے کوئی سہولت دی ہے تو وہ اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کرلے۔ آخر بچوں کا بھی حق ہے۔ قرآن کریم نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نے کھول کھول کر اس حق کو بیان فرمایا ہے یہاں تک کہ یہ بھی فرمایا کہ بعض چندہ دینے والوں کا چندہ واپس کر دیا۔ اُن کو روک دیا کہ اتنی بڑی قربانی نہیں کرنی۔ وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ. وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ. تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیرے اہل کا بھی تجھ پر حق ہے۔ کیسا متوازن اور کیسا حسین اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ اور

کیسی متوازن اور حسین اخلاق کی تعلیم ہے

اس کے مطابق اگر کسی نے اپنی سہولتوں میں کبھی اپنے بچوں کو شامل کر لیا۔ یعنی اگر ابھو دورے پر گیا ہے تو اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے گیا۔ واقفین زندگی کے بچے آخر قید ہونے کے لئے تو نہیں بنائے گئے اور کبھی اُن کو شالامار باغ کی سیر کرادی۔ تو آگے تکنے کی کیا ضرورت ہے کہ گویا اس قدر گناہ عظیم کا وہ مرتکب ہو گیا ہے کہ اس کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناؤ۔ لیکن ایسے لوگوں پر جو بے چارے طعن و تشنیع کے محل پر کھڑے رہتے ہیں اُن کو طوعی طور پر قربانی کی خاطر بعض بہاروں کو بچانے کے لئے اپنے معاملات میں احتیاط کرنی چاہیئے اور جس حد تک ممکن ہے وہ احتیاط کرنی چاہیئے اور اس سے کوئی بڑی قیامت نہیں آجائے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے خاندانوں کو پوری طرح محروم کر دیں مگر مثلاً اگر آپ اپنے بیٹوں کو کاریں دیں کہ وہ بازاروں اور گلیوں میں دندناتے پھریں اور کار کا غلط استعمال کریں اور وہ اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو لے کر پھریں تو یہ یقیناً حد سے بڑھنے والی بات ہے۔ یہاں آپ کا عمل واقعۃً سرزنش کے لائق بن جاتا ہے۔ پھر آپ اسے عادت بنالیں۔ ساتھ دو قدم پر بازار ہے کہ جب بھی گھر سے باہر نکلنا ہے موٹر پر قدم رکھنا ہے اور موٹر سے قدم نکال کر دکان تک پہنچا ہے یہ تو اچھی عادت نہیں ہے۔

مجھے جب خدا تعالیٰ نے ربوہ میں ذاتی کار کی توفیق دی بھی ہوئی تھی تو مجھے تو سخت گھبراہٹ ہوتی تھی کہ ہر قدم پر اٹھ کے کار میں داخل ہوں اور کار کے ذریعے دوسری جگہ پہنچوں۔ مجھے سخت گھبراہٹ اور قید کا احساس ہوتا تھا۔

پیدل یا سائیکل پہ جانے کا جو لطف ہے

عام نزدیک کے فاصلے طے کرنے کا، وہ کار پہ جانے میں لطف نہیں۔ ایسے موقعے پہ کار تو ایک مصیبت ہے۔ تو اگر آپ سائیکل استعمال کریں، اپنے پاؤں استعمال کریں۔ چہل قدمی کریں تو صحت بھی اچھی ہوگی۔ لطف بھی آئے گا۔ اور بعض لوگ جو بیچارے خواہ مخواہ تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کو تکلیف نہیں ہوگی۔ جعفری نے ایک دفعہ مشاعرے میں نظم پڑھی تھی۔ مزاحیہ کلام تھا تو اس پہ اُسے تمغہ ملا۔ لیکن اُس کو غالباً معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ایسا نیا انداز ہے کہ اُس کو تمغہ مل جانا ہے تو اُس نے اس تمغے کے خلاف بھی بات کر دی۔ اُس نے یہ نظم تتلا کر کہی تھی۔ یہ ایک نیا انداز تھا جو اُردو شاعری میں پہلے کہیں نہیں ملتا۔ اور وزن پورا کیا ہے تتلا تتلا کر۔ گویا کہ میں تو تتلا ہوں اور اس طرح شعر کہہ رہا ہوں۔ تو اُس نے کہا۔ ؎

جا جعفری غا غریب ہے تا تمغہ اُس کو نہ دیجیئے۔
اور آخر میں کچھ اسی طرح تھا ...
تا دوسروں کو جلن نہ ہو۔

تو ٹھیک ہے آپ بے شک خواہ مخواہ دوسروں کو جلن کیوں پیدا کرتے ہیں۔ جہاں تک بے اختیاری کا معاملہ ہے جنہوں نے جلنا ہے وہ تو قرآن کریم کے بیان کے مطابق حاسد ہیں اُنہوں نے جلنا ہی ہے۔ لیکن کبھی اُن پر رحم بھی کیا کریں۔ اُن کی جلن کے کچھ کم مواقع پیدا کیا کریں اور لوگوں کو یہ احساس رہے کہ آپ کو جماعت کی عطا کردہ سہولتوں کا احساس ہے۔ تشکر کا جذبہ بھی ہے۔ اور آپ نہیں چاہتے کہ ضرورت سے زیادہ اُس کو استعمال کریں۔
اس کے نتیجے میں سوسائٹی میں تقویٰ کا معیار بڑھتا ہے اور بجائے اس کے کہ لوگ برائی کی طرف مائل ہوں آپ کو توفیق ملے گی کہ آپ نیکیاں بڑھانے کا موجب بنیں گے۔
اس کے علاوہ کچھ اور باتیں ہیں جو میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں یا اس کے بعد کے خطبے میں بیان کروں گا۔ یعنی جن ذرائع سے ہم انفرادی طور پر معاشرے کی اصلاح میں ایک غیر معمولی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ تو انتظامی باتیں ہیں۔ لیکن میرا یہ ایمان ہے کہ جب تک ہمارے اندر سے ایک مذکّر، ایک مدبّر، ایک مُصلح پیدا نہ ہو اُس وقت تک حقیقی معنوں میں نہ ہماری اصلاح ہو سکتی ہے نہ ہم معاشرے کی اصلاح کے اہل بن سکتے ہیں۔ اس لئے آج ایک یا دو یا تین چار مذکّروں سے کام نہیں بنے گا۔

آج ہر احمدی کو مذکّر بننا ہوگا

اور وہ مذکّر نہیں بن سکتا جب تک اُس کے ضمیر میں سے ایک مذکّر پیدا نہ ہو۔ جو اُس کو ہر وقت پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ کر رہا ہو اور اُس کے بعد انکساری کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کا اہل نہ بنا دے۔
تو اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو اس طرح ادا کریں کہ خدا کے پیار اور محبت کی نگاہیں ہم پر پڑنے لگیں۔ ✲

اخبار بدر کی توسیع اشاعت جماعتی فریضہ ہے

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۹۷ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

احمدی مستورات کا تین روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

از شعبہ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اَلحمدُ لِلّٰہ ثم الحمد للہ کہ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان اپنی پوری شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ مورخہ ۲۶ دسمبر ٹھیک دس بجے سے مردانہ جلسہ گاہ سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت، لوائے احمدیت لہرائے جانے کا دعائیہ پروگرام نظم، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اور ہستی باری تعالیٰ کے متعلق پہلی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنائی گئی۔ ازاں بعد ۴۵-۱۱ سے مستورات کا علیحدہ پروگرام زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان شروع ہوا۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ حفیظہ رفعت صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام ؎

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی

خوش الحانی سے پڑھا۔

ازاں بعد محترمہ امۃ المتین صاحبہ آف یادگیر نے زیر عنوان

"صداقت حضرت مسیح موعودؑ

اور مباہلہ کا چیلنج"

تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی تعلیمات کا سرچشمہ جاری کرنے کے لئے قوموں میں رسول اور پیغمبر بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دُنیا توحید سے بالکل خالی ہو چکی تھی۔ آپ نے آکر دُنیا کو توحید کا سبق پڑھایا اور اسلام جیسا مذہب دُنیا کے سامنے پیش کیا پھر آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام پر ایک وقت تنزل کا بھی آنا تھا۔ چنانچہ ایسا وقت آیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ قدیمی سنت کے مطابق آپ کی بھی شدید مخالفت کی گئی۔ لیکن آپ کے دشمنوں نے ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھا۔ اس ضمن میں محترمہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے لے کر خلافت ثالثہ کے دور تک کی بڑی بڑی مخالفتوں کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر روشنی ڈالی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے موجودہ مخالفت یعنی پاکستان میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جانا اور صدر ضیاء الحق کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے چیلنج مباہلہ کے دیے جانے کا تفصیلی ذکر کر کے اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشان بیان کیا۔ اس تقریر کے بعد اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا وقت:۔ دوسرے دن ٹھیک ۲½ بجے محترمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ ازاں بعد عزیزہ طیبہ ناہید صاحبہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا کلام بحیثیت الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے سنایا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا اُسوہ حسنہ"

اس عنوان پر محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر کی آپ نے آنحضرتؐ کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کسی ایک قوم کی طرف مبعوث نہیں کئے گئے تھے بلکہ تمام قوموں اور تمام دُنیا کی طرف مبعوث کئے گئے تھے آپ کے دشمنوں نے آپ کی سخت مخالفت کی اور شدید مظالم ڈھائے لیکن آپ نے ہر حالت میں صبر کا بہترین نمونہ دکھایا آپ تمام عالم کے لئے کامل نمونہ تھے۔ یتیمی کی حالت، دشمنوں کی مخالفت اور کس مپرسی کا عالم مگر یتیمی کی حالت سے بادشاہ بننے تک آپ نے ہر حالت میں اعلیٰ اُسوہ پیش کیا۔ محترمہ نے آپ کی عائلی زندگی کے چند واقعات سنائے اور آپؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں۔ سادگی، صلہ رحمی مہمان نوازی عفو و درگزر پر روشنی ڈالی

"صد سالہ جوبلی کا عظیم

منصوبہ اور اس کے شیریں

ثمرات"

اس عنوان پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ اب ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہو جائے گی۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں جماعت پر کون کون سے مظالم اور مصائب نہیں ڈھائے گئے لیکن جماعت نے نہایت صبر و استقلال کا نمونہ دکھلایا۔ پھر محترمہ موصوفہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر جوبلی منانے کی خواہش سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دل میں ہی پیدا ہوئی تھی اور آپؓ نے فرمایا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر جماعت پوری شان کے ساتھ جوبلی منائے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جوبلی کے منصوبہ کا پروگرام جماعت کے سامنے پیش کیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اسی سلسلہ میں کئے جانے والے پروگراموں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے محترمہ موصوفہ نے فرمایا کہ اس کام کے لئے وقت بہت کم ہے ہر ایک کو بیدار ہونا پڑے گا کہ حضور کے ارشادات کو عملی جامہ پہنایا جا سکے اس سلسلہ میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بہنوں کے سامنے پیش کر کے ان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کی تقریر کے بعد عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

"جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے"

خوش الحانی سے سنایا۔

ازاں بعد محترمہ شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ (کرنگ) صوبہ اڑیسہ کی تقریر ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"ہر کامیابی کے پیچھے قربانی

پوشیدہ ہے"

آپ نے قربانی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسانوں میں تو کیا جانوروں میں بھی یہ جذبہ پایا جاتا ہے فرق یہ ہے کہ وہ صرف اپنی اولاد کے لئے قربانی دیتے ہیں اور انسان اس سے آگے دوسرے انسانوں کے لئے بھی قربانی دیتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانیوں کا منظر پیش کرتے ہوئے موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کی قربانیوں کا ذکر کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے اقتباس اور قرآن کریم کے حوالہ جات سے جماعت احمدیہ پر جو ذمہ داریاں موجودہ زمانہ میں پڑی ہیں اسے کس طرح کی قربانی سے گزارا کیا جا سکتا ہے پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔

ازاں بعد مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنایا گیا۔

دوسرا دن پہلا وقت:۔ دوسرے دن ٹھیک گیارہ بجے مستورات کا پروگرام شروع ہوا اس جلسہ کی صدارت محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ حیدرآباد نے کی۔ پروگرام کا آغاز محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ازاں بعد محترمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے

نہایت خوش الحانی سے سنا کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

"جماعت احمدیہ کا تعارف"

اس عنوان پر محترمہ امۃ الباری صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ یوپی نے کی محترمہ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کے حوالہ جات پیش کر کے بتایا کہ بعثت انبیاء کا سلسلہ رسالت ازلی سے لے کر آج تک جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت سے قبل مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا

کہ آپ کی بعثت عین ضرورت زمانہ کے مطابق ہوئی آپ کے دعویٰ کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے موصوفہ نے جماعت احمدیہ کی آج تک کی ہونے والی ترقیات بیان کیں کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے کس طرح ترقی کی راہ پر گامزن ہے آج جماعت احمدیہ ۱۲۰ ممالک میں اسلام کا جھنڈا گاڑ چکی ہے اور ایک نہایت ہی روشن مستقبل اس کے سامنے ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے اقتباسات بھی اس بارہ میں پیش فرمائے۔

"احمدی مستورات کی قربانیاں"

اس عنوان پر محترمہ جاوید سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر کی۔ محترمہ نے اپنی تقریر میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت سمیہؓ جیسی صحابیات کی قربانیوں کے نمونے پیش کئے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوفہ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات کی ہر قدم پر وقتاً فوقتاً میں کی جانے والی تحریکات پر دی جانے والی مالی قربانی کی بہت سی مثالیں پیش کرکے اس عنوان پر روشنی ڈالی۔

ازاں بعد محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام —

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

خوش الحانی سے سنایا۔

"روحانی حیات کی بین علامت ذکر الٰہی اور اس کی بنیادی اہمیت"

اس عنوان پر محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے تقریر کی۔ محترمہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دنیا میں انسان کی روحانی حیات ذکر الٰہی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے اسوہ حسنہ بنا کر بھیجا۔ آپ کی طرح آپ کے صحابہ بھی ذکر الٰہی کا مجسم نمونہ تھے۔ موصوفہ نے آنحضور اور صحابہؓ کی کثرت سے کی جانے والی دعاؤں کا مفصل ذکر کرتے ہوئے موجودہ دور میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک تسبیح و تحمید کرنے کی تحریک کے متعلق ارشادات سنا کر بہنوں کو اس ذمہ داری کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا وقت:۔ دوسرے وقت جلسہ کا مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنایا گیا

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

تیسرے دن ٹھیک ۱۰ بجے مستورات کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت محترمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے کی پروگرام کا آغاز محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد محترمہ راشدہ مرزا صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام —

"تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے"

خوش الحانی سے پڑھا۔

"قرآنی تعلیم کی روشنی میں تربیت اولاد"

اس عنوان پر محترمہ نسیم اختر صاحبہ گیاوی نے تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں تربیت اولاد کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم کے حوالے پیش کئے اور بتایا کہ اسلام نے اس بارہ میں جو تعلیمات دی ہیں وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیں تقریر جاری رکھتے ہوئے محترمہ نے تربیت اولاد کے گر حلال و طیب غذا کھانا۔ پہلے خود اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں رنگین کرنا اور عمدہ نمونہ پیش کرنا اولاد کے لئے درد دل سے دعا۔ بچوں کی ظاہری و باطنی پاکیزگی کا خیال رکھنا۔ نمازوں کی پابندی کرانا۔ صحبت صالحین احمدی بچوں کو ان کے مقام سے آگاہ کرانا۔ نظام کی پابندی۔ انبیاء و اولیاء کے پاکیزہ واقعات سنانا۔ سچائی سے محبت اور جھوٹ سے نفرت پیدا کرنا اور بچوں کے اندر اسلامی اخلاق پیدا کرنا وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں"

اس عنوان پر محترمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ نے تقریر کی۔ محترمہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند سالہ بابرکت دور میں کی جانے والی خاص تحریکات پردہ کی اہمیت اور اس پر قائم رہنا۔ داعی الی اللہ بننا۔ تربیت اولاد پر توجہ بد رسوم کو اندر سے نکال پھینکنے۔ عیدوں کو اسلامی طریق پر منانے۔ مالی قربانیوں کی تحریک۔ موصی افراد کو خاص طور سے اس طرف توجہ دلانے کی تحریک عبادت کو قائم کرنا اور آئندہ ۱۰۰ سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنا پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے اقتباسات سنائے اور بہنوں کو اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں خاص طور سے اولاد کی صحیح تربیت کرنے اور تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی

اس تقریر کے بعد محترمہ عنبرہ حبیب صاحبہ نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

"تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھا ہیں گے ہم"

سنایا۔

بعد ازاں اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرے وقت کا پورا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنایا گیا اور اختتامی دعا میں شرکت کی گئی۔

حاضری

جلسہ سالانہ کے ایام میں مستورات کی زیادہ سے زیادہ حاضری ۱۲۶۰۰ رہی

نمازوں کا التزام

جلسہ سالانہ کے ایام میں نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ہی ادا کی جاتی رہی جبکہ باقی نمازیں اور تہجد مستورات مسجد مبارک میں ادا کرتی رہیں۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۲۹ ردسمبر بعد نماز مغرب و عشاء مجلس شوریٰ بیت النصرت لائبریری کے ہال میں منعقد ہوئی اس اجلاس کی صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے فرمائی۔ درج ذیل ۴۵ لجنات کی ۷۷ نمائندگان نے شرکت کی۔

قادیان۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ کروڑاپلی۔ شموگہ۔ سورب۔ ساگر۔ بنگلور۔ خانپور ملکی۔ کانپور۔ اٹارسی۔ بیلاری۔ بھدرواہ۔ بنارس۔ امروہہ۔ مدراس۔ یادگیر۔ بھاگلپور۔ حیدرآباد۔ جڑچرلہ۔ ظہیرآباد۔ کٹک۔ سکندرآباد۔ جمشید پور۔ لکھنؤ۔ بھدرک۔ چنتہ کنٹہ۔ کلکتہ۔ برہ پورہ۔ پونا۔ کاگرن۔ شوپیان۔ پٹنہ۔ تیاپور۔ دیودرگ۔ اسلام آباد۔ دہلی۔ پینگاڈی۔ گلشن گڑھ۔ [illegible]۔ مانور۔ اندورہ۔ پونچھ۔ [illegible]۔ دہرہ دون۔ جے پور۔

تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے باہر سے آنے والی نمائندگان کو جوبلی کے پروگراموں کے متعلق طبع شدہ مرکز کے مطابق ہدایات دیں۔ نیز بچوں کا جو پورے سال کا پروگرام بنا دیا گیا ہے ہر لجنہ کو عمل کرنے اور رپورٹ دینے کی تاکید کی گئی۔

صنعتی نمائش

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ایک صنعتی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ کشمیر۔ شاہجہانپور کی [illegible] کانپور اور حلقہ [illegible] حیدرآباد نے اپنا سامان نمائش کے لئے وقف کیا لجنہ ظہیرآباد نے کچھ سامان تحفۃً دیا لجنہ مرکزیہ کی طرف سے دو بک سٹال لگائے گئے جس میں لجنہ و ناصرات کی نصاب کی کتابوں کے علاوہ دوسری دینی کتب بھی فروخت کے لئے رکھی گئیں۔ نیز لٹریچر بھی رکھا گیا۔

غیر مسلم مستورات کی شرکت

جلسہ سالانہ سے قبل دعوت نامے قادیان کے سکھوں اور ہندو گھروں میں دیئے گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۰۰ غیر مسلم مستورات تینوں دن مختلف اوقات میں جلسہ سننے آتی رہیں۔ گورداسپور سے ڈپٹی کمشنر کی اہلیہ صاحبہ بھی تشریف لائیں

متفرق امور

○۔ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے مستورات کی سہولت کے لئے جلسہ گاہ کے نزدیک دکان کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس سے غیر مسلم خواتین کی تواضع کی گئی۔

○۔ نصرت گرلز سکول میں [illegible] کے ٹھہرنے کا انتظام تھا جو لجنہ کے سپرد تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کارکنات نے اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کئے۔ اسی طرح دارالمسیح میں ٹھہرنے والے مہمانوں کی تواضع بھی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ صدی کے اس آخری جلسہ سالانہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

حضرت بابا نانک رح کا جنم دن

مورخہ ۲۷/۱۱/۸۸ محترم سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ کے مکان واقع بلاچور روڈ ڈیلی میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے جنم دن کے سلسلہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جماعت کے افسران کو اس میں مدعو کیا گیا تھا۔

چنانچہ اس پروگرام میں شرکت کے لئے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ، محترم مولانا عبدالحق صاحب فضلی ایڈیٹر بدر اور محترم منیر احمد صاحب ناظر امور عامہ قادیان شامل ہوئے۔

تقریب میں شرکت کے لئے پنجاب کے سابق وزیر شری سنتا سنگھ صاحب اور ایم ایل اے سردار کلونت سنگھ صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ اس تقریب میں شری گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی صلح اور امن کی تعلیم پیش کی گئی بانی کا کیرتن ہوا۔ اور آخر میں لنگر تقسیم کرنے کے بعد تقریب کا اختتام ہوا۔

(خصوصی نامہ نگار)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بیٹی عزیزہ عطیہ صادقہ اور عزیزم مکرم مقصود الحق صاحب ابن مکرم ابوالمنیر نورالحق صاحب کی شادی کی مبارک تقریب ۱۶/ جولائی ۱۹۸۸ء کو لندن میں منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و عنایت ۱۱/ مارچ ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد فضل لندن میں نکاح کا اعلان فرمایا اور تفصیلی خطبہ میں ہر دو خاندانوں کے بزرگان کی خدمات کا نیک تذکرہ فرمایا اور آئندہ نسلوں کے حق میں خاص دعائیں فرمائیں۔ تقریب رخصتانہ میں بھی حضور انور نے شمولیت فرمائی اور دعا کروائی۔ ۱۷/ جولائی کو دعوت ولیمہ میں بھی حضور انور رونق افروز ہوئے۔ ہر دو تقاریب میں احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور دعاؤں سے نوازا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ عطاء المجیب راشد
امام مسجد فضل۔ لندن

مکرمہ امۃ الحفیظ بلقیس صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت شیموگہ کی طبیعت کافی دنوں سے ناساز ہے۔ وقتاً فوقتاً بیماری کا حملہ ہوتا ہے۔ مسلسل معالجہ بھی جاری ہے۔ سردی کے دنوں میں تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور قارئین بدر سے موصوفہ کی صحت و تندرستی اور کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بھی زیر علاج ہیں اور کمزور ہو گئی ہیں ان کی بھی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد عمر تیاپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔ کرناٹک

محترمہ بشریٰ صاحبہ منور، مکرم حسن احمد صاحب [illegible] گنٹہ سے تحریر فرماتی ہیں کہ میرے خاوند محترم سید سلیم احمد صاحب ملازمت کے لئے "عمان" تشریف لے گئے ہیں جس کو دو ماہ ہوتے ہیں۔ ان دنوں خاکسار امید سے ہے۔ اپنے لئے اور اپنے شوہر کی صحت و سلامتی کے لئے نیک و صالح اولاد نرینہ کے لئے بزرگوں اور بہنوں سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

عزیزم مکرم عارف احمد صاحب شاد صفیل واسکوڈے گاما گوا سے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے نیز اپنے کاروباری مشکلات کے ازالہ اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ عزیز نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار بشارت احمد [illegible] قادیان

۱۹۸۹ء میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان دوران سال ۱۹۸۹ء میں مندرجہ ذیل طریق پر تربیتی و تبلیغی جلسے منعقد کریں گی۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کریں۔ اس سال کے دوران چار مرتبہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوں گے۔ مبلغین کرام و عہدیداران سے امید ہے کہ وہ ان جلسوں کی رپورٹیں مختصراً بروقت نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

جماعتیں اپنی اپنی سہولت کے مطابق ان جلسوں کے انعقاد کی تاریخوں میں رد و بدل کر سکتی ہیں۔

(۱) یوم مصلح موعودؓ ۲۰/ فروری بمطابق تبلیغ ۱۹۸۹ء / ۱۳۶۸ ہش بروز پیر
(۲) یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳/ مارچ " امان " " جمعرات
(۳) جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳/ اپریل " شہادت " " اتوار
(۴) یوم خلافت ۲۷/ مئی " ہجرت " " ہفتہ
(۵) جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵/ جون " احسان " " اتوار
(۶) ہفتہ قرآن مجید یکم تا ۷/ جولائی " وفا " " ہفتہ تا جمعہ
(۷) جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷/ اگست " ظہور " " اتوار
(۸) جلسہ یوم پیشوایان مذاہب ۲۴/ ستمبر " تبوک " " اتوار
(۹) جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳/ اکتوبر " اخاء " " جمعہ

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

امتحانات دینی نصاب برائے

مبلغین و معلمین و کارکنان درجہ اول، دوم و سوم

مبلغین و معلمین کرام وقف جدید و کارکنان درجہ اول دوم و سوم کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کے دینی نصاب کا سالانہ امتحان بابت سال ۱۳۶۸-۶۹ ہش / ۱۹۸۹-۹۰ء ہوگا۔ (تاریخ امتحان کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔)

دینی نصاب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

۱:- برائے مبلغین کرام:- (الف) "مسیح ہندوستان میں" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (ب) "دعوت الامیر" تصنیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

۲- برائے معلمین:- (الف) "دینیات کی دوسری کتاب" تصنیف عبدالرحمٰن صاحب مبشر (ب) اربعین اخلاق۔

۳- برائے کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان و تحریک جدید و وقف جدید

(ا) ترجمہ قرآن مجید:- بامحاورہ ترجمہ قرآن مجید پارہ ۳۰ اور پارہ اول نصف آخر۔
(ب) علم کلام:- "کتاب احمدیت کا پیغام" تصنیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔
(ج) دینیات کی پہلی کتاب:- تصنیف مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔
(د) انٹرویو:- تلاوت قرآن مجید ناظرہ۔ دعا نماز جنازہ۔ دعائے استخارہ۔ خطبہ جمعہ۔ دعائے قنوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے چار چار دلائل۔ خلفائے احمدیت کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات و معلومات شعائر اسلامی۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے! منیجر بدر

ضروری اعلان

بابت انتخاب جماعت ہائے احمدیہ عہدیداران بھارت

جملہ جماعت ہائے بھارت کو نظارت علیا قادیان کی طرف سے مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ ٹرم کے انتخابات عہدیداران کروائے جانے مقصود ہیں۔ آئندہ ٹرم کی مدت ... سے ... ۳۰ تک ہوگی۔

اُمید ہے جملہ امراء و صدر صاحبان جلد سے جلد انتخابات کروا کر منظوری کے لئے کاغذات مرکز احمدیت قادیان روانہ فرما دیں گے۔ اس امر کی کوشش کی جائے کہ ہر شعبہ کا الگ سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ اور خصوصاً مالی تحریکات کے لئے الگ الگ سیکرٹری ہونا ضروری ہے۔

نوٹ:- اس طرف خاص توجہ دی جائے کہ بقایا دار یا بہ شرح چندہ دہندگان کو انتخاب میں شرکت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۳۶۸ہش/۱۹۸۹ء کے لئے (۱):- کتاب کشتی نوح۔ تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (۲):- ظہور امام مہدی۔ مرتبہ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ ... مقرر کی گئی ہے۔

جملہ مبلغین۔ معلمین کرام۔ اور صدر صاحبان۔ سیکرٹریان تبلیغ سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امتحان کی اہمیت بتا کر اُمیدواران کی فہرست جلد مرکز کو بھجوائیں گے۔

اس امتحان کی تاریخ ۱۷ر ستمبر بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا دونوں کتب نشر و اشاعت سے (پانچ روپے) ۵ روپے کی قیمت پر مل سکتی ہیں۔ اخراجات ڈاک اس کے علاوہ ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

انتخاب سیکرٹریان تحریک جدید

احباب کرام جانتے ہیں کہ تین سال سے تقریباً باون سال کے وقفہ کے بعد تحریک جدید بھارت سے غیر ممالک میں تبلیغ کا کام شروع ہوا ہے جس کی وجہ سے تحریک جدید کے اخراجات غیر معمولی طور پر تیزی سے بڑھ چکے ہیں۔ حضور انور کا ارشاد ہے کہ چندہ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ ہو اور ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، بوڑھا چندہ تحریک جدید ادا کرے۔ بلکہ فوت شدہ بزرگان، والدین، دادا، پڑدادا وغیرہ کی طرف سے اُنکے نام پر چندہ تحریک جدید ادا کریں۔ لیکن عملاً اکثر جماعتوں میں سیکرٹری تحریک جدید نہ ہونے یا مستعد نہ ہونے کی وجہ سے تاحال جماعتوں میں تحریک جدید کا کام متاثر ہو رہا ہے۔

لہٰذا اعلان ہٰذا کے ذریعہ یہ درخواست کی جاتی ہے کہ آئندہ جماعتی انتخابات کے موقعہ پر کسی مستعد دوست کو سیکرٹری تحریک جدید منتخب کیا جائے تاکہ منظم طور پر تحریک جدید کا کام خوش اسلوبی سے ہو سکے۔

وکیل اعلیٰ تحریک جدید

دُعائے مغفرت

مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب بیہ انسوسناک اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ امۃ السبوح صاحبہ مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۸۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ ۳۰ر نومبر کو واشنگٹن میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ پھر ۳ر دسمبر کو جنازہ لاہور پہنچا اسی شام کو ربوہ لے جایا گیا اور ۴ر دسمبر کو بعد نماز ظہر مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بہت نیک، حوصلہ مند، پابند صوم و صلوٰۃ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ میجر عبد الرحمٰن صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔

اظہار تشکر

۲۔ محترمہ اہلیہ سید حمید الدین صاحب مرحوم جمشید پور سے تحریر فرماتی ہیں کہ موصوفہ کے شوہر مرحوم کی وفات پر احباب جماعت ہندوستان و افراد خاندان کی طرف سے متعدد تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ اس سے ہم لوگوں کو کافی ڈھارس بندھی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اس تحریر کے ذریعہ سے سب کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور درخواست دُعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

○ عزیزم طاہر احمد عارف صاحب نوناولہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے ○ بعض درویشان کرام علیل ہیں مکرم امیر احمد صاحب کے پاؤں کی انگلی شوگر کی بیماری کی وجہ سے خراب ہوگئی تھی جو امرتسر ہسپتال میں آپریشن کر کے کاٹ دی گئی ہے۔ مکرم عبد الکریم صاحب ناصر آبادی بھی ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم قاضی عبد الحمید صاحب کو چوٹ آئی ہے۔ موصوف کی چھوٹی بہو بھی ہسپتال میں داخل ہیں قدرے افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے ○ محترم سید فضل نعیم صاحب رسول پور سونگڑہ سے لکھتے ہیں کہ عاجز اور عاجز کے والدین عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں معجزانہ طور پر صحت یابی کے لئے اور خاندان کے جملہ افراد کی دینی اور دنیوی ترقیات اور کاروبار میں برکت کے لئے ○ مکرم ہارون رشید صاحب پورٹ بلیئر انڈمان سے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کی کامل شفا یابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ مکرم احمد عبد العلیم صاحب حیدر آباد سے جملہ اہل خانہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور اپنی اہلیہ اور بچی کی صحت و سلامتی کے لئے ○ مکرم حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم مظفر حسین خان صاحب والیوا لی گو اپنے غیر احمدی بھائیوں کی مخالفت کی وجہ سے دس کلو میٹر دور ہرگل ے میں مکان تعمیر کروانے کی فکر میں ہیں ان کے لئے بہتر سامان مہیا ہونے کے لئے ○ مکرم عبد الغفور صاحب سیکرٹری مال وانیمبارم سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم کے شوی صاحب کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے الحمد للہ۔ قبل ازیں بھی موصوف کے لئے اعلان دُعا بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ کامل شفا یابی کے لئے ○ مکرم ناصر احمد صاحب ناگر جونا ساگر ڈیم سے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادائیگی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محمود احمد عرف نصیر بدر بابو اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ اسی طرح اپنے اہل خانہ کے لئے نیز ایک کام شروع کر رہا ہوں جسے میرے ایک مرحوم دوست نے ادھورا چھوڑا تھا۔ اس کی کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پروگرام دورہ انسپکٹران تحریک جدید

جملہ عہدیداران و احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحبان درج ذیل پروگرام کے مطابق اضافہ وصولی چندہ تحریک جدید و پڑتال حسابات و تشخیص بجٹ ۸۹-۱۹۸۸ء کے لئے دورہ کریں گے۔ مجاہد سیکرٹریان مال تحریک جدید نیز مبلغین کرام معلمین حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ انسپکٹر صاحبان کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر علاقہ کرناٹک مہاراشٹر و آندھرا

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲-۱-۸۹		حیدر آباد	۱۷-۲-۸۹	۱۰	۲۷-۲-۸۹
بنگلور	۲۵-۱-۸۹	۴	۲۹		عادل آباد	۲۷	۱	۲۸
شیموگہ	۳۰	۱	۳۱		چندرا پور	۲۸	۱	۱-۳
سوراب ساگر	۳۱	۲	۲-۲		حیدر آباد	۱-۳	۱	۲
ہبلی	۲	۱	۳		چنتہ کنٹہ دڈمان	۲	۲	۴
لونڈہ بلگام	۳	۱	۴		محبوب نگر / جڑچرلہ			
ساونت واڑی	۴	۲	۶			۴	۲	۶
بلاری	۶	۱	۷		شیر آباد	۶	۱	۷
بیجا پور	۷	۱	۸		ظہیر آباد	۷	۱	۸
ولیو درگ	۸	۱	۹		بیدر	۸	۱	۹
یادگیر	۹	۵	۱۴		عثمان آباد	۹	۱	۱۰
شاہ آباد	۱۴	۱	۱۵		بمبئی	۱۱	۴	۱۵
گلبرگہ	۱۵	۱	۱۶		قادیان	۱۷-۳-۸۹	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب برائے صوبہ بنگال و یوپی

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰-۱-۸۹		بتھاری	۱۲-۲-۸۹	۱	۱۳-۲-۸۹
کلکتہ	۱۲-۱-۸۹	۱۰	۲۲		کلکتہ	۱۳	۳	۱۶
برلیتہ	۲۲	۱	۲۳		فیض آباد	۱۷	۱	۱۸
بالسرہ	۲۳	۱	۲۴		کانپور	۱۸	۲	۲۰
کیسیرہ	۲۴	۱	۲۵		بریلی	۲۰	۱	۲۱
ڈائمنڈ ہاربر	۲۵	۱	۲۶		شاہجہانپور	۲۱	۲	۲۳
ابو گھانہ	۲۶	۱	۲۷		مودھا	۲۳	۱	۲۴
موہن پور / بسنت پور	۲۷	۱	۲۸		سکراوا - رالتھہ	۲۴	۲	۲۶
کولکتہ	۲۸	۲	۳۰		سانتھو صالح نگر	۲۶	۲	۲۸
حلقہ مرشدآباد	۳۰	۱۲	۱۲-۲		حسین پوری	۲۸	۱	۱-۳
					قادیان	-	-	-

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش کو ایک ہفتہ سے سانس کی مسلسل تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز چلی آرہی ہے۔ بزرگان جماعت و احباب سے والد صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی نیز تادیر ان کا بزرگ سایہ ہمارے سروں پر سلامت رہنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ مرزا منظفر احمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظم وقف جدید

ہمراہ

مکرم محمد عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید

بغرض وصولی چندہ وقف جدید یہ دورہ کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا تمام احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۹-۱-۸۹		بھاگلپور	۱۰-۲-۸۹	۲	۱۲-۲-۸۹
شاہجہانپور	۲۰-۱-۸۹	۲	۲۲		دہلی	۱۴	۲	۱۶
لکھنؤ	۲۲	۲	۲۴		قادیان	۱۷-۲-۸۹	-	-
کلکتہ	۲۵	۱۵	۹-۲-۸۹		-	-	-	-

تصحیح

"بدر" یکم دسمبر ۱۹۸۸ء کے صفحہ ۱۲ پر اعلانات دعا میں شائع ہونے والے نام غلط طبع ہو گئے ہیں۔ احباب کرام مندرجہ ذیل تحریر کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس سہو کتابت پر معذرت خواہ ہے۔

(۱) :- میرے بیٹے عزیزم ظہیر احمد چوہدری کا نکاح ثریا سمیع صاحبہ بنت چوہدری عبدالسمیع صاحب مرحوم ...... الخ

(۲) :- دوسرا اعلان میری بیٹی زاہدہ راحت قریشی کی دادی ساس محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوی قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم والدہ قریشی عبدالمنان صاحب کی طرف سے ہے ...... الخ

(ادارہ)

ارشادِ نبویؐ

اَلْغِنیٰ غِنَی النَّفْسِ

(حقیقی) بے نیاز کا دل کی بے نیازی ہے

محتاج دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

ترجمہ :- سخت غصّہ سے بچو!

MOHAMMED RAHMAT. PHONE: C/O 896008

AZ

SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.

45-B. PANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG.
BOMBAY-400008.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA - 700073

زِنْ وَارْجِحْ
تول اور جھکتا ہوا تول
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

سی۔ کے۔ علوی ووڈ اینڈ سٹورز

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN :- TIMBER, TEAK POLES, SIZES
FIRE WOOD - MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES etc
PO : VANIYAMBALAM (KERALA)

درخواستہائے دعا:۔ ○ خاکسار کی خالہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبداللطیف صاحب کینیڈا میں کافی کمزور اور بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں ان کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے ○۔ خاکسار کے بیٹے مرزا مظہر احمد صاحب کی بینائی بے حد کمزور ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور تمام بھائی بہنوں سے بچے کی کامل شفایابی اور نورِ بصارت عطا ہونے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بننے کے لئے اسی طرح خاکسار کے لئے اور خاکسار کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مرزا منور احمد درویش قادیان) ○۔ مکرم صاحب پٹیل نو احمدی کوک گرہ سے ۱۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرکے پریشانیوں کے ازالہ، کاروبار میں برکت اور لڑکی کے مناسب رشتہ کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS READY MADE GARMENTS DEALERS CHANDAN BAZAR
BHADRAK. DISTT. BALASORE (ORISSA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORS)
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6, GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH: Office : 6348179
Resi : 6289389
BOMBAY - 400099

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARD BOARD BOX M.F.G. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD-BOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15. PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

آٹوونگس

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE { 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ ﴿ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلینز - مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

AUTHORISED JEEP　JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR · TREKKER
BEDFORD · CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 PA P6 P6/35

"Autocentre"　تار کا پتہ
28-5282
28-1652　ٹیلیفون

ہر قسم کی گاڑیوں - پٹرول و ڈیزل کار - ٹرک - بس - جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں - !

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS 16, MANGOE LANE. CALCUTTA 700001.
۱۶ - مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی　اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

○ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
○ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
○ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر
(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
Gram : MOOSA RAZA } BANGALORE-560002.
PH : 60558 }

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :-

SAIBA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL HYDERABAD-500002.
PH. NO - 522860.

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے
(ٹیلیگرام ALLIED)

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ لون - بون میل - بون کی سینوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

دفتر :-
نمبر ۲/۲/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (اے - پی)

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !